۷۸۶

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا

بر ذکر ولادت باسعادت سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بیان المیلاد النبوی

للمحدث ابن الجوزی

یعنی از تصنیف

علامہ ابوالفرج جمال الدین ابن جوزی محدث: المتولد ۵۱۰ھ المتوفی ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکاخیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم موچی گیٹ لال کھوہ لاہور

مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس

قیمت آٹھ آنے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ابرز من غرة عروس الحضرة صبحا مستنيرا
واطلع في افلاك الكمال من بروج الجمال شمسا وقمرا
منيرا واخرج من جلال اشجار الفتوة ثمر النبوة
ولم يجعل له بالعالمين نظيرا + ورفع رايات الابدية
بظهور رسول الله ولنا المحمدية فمن سار تحتها كان
مؤيدا منصورا + وكمل السعود باشرف مولود
حوى شرفا وفضلا عزيزا واخذ له العهود على سائر
مخلوقات الوجود تعظيما له وتوقيرا فسبحان من
صوره فاحسنه تصويرا وصانه من الرجس وحماه
من الدنس وطهره تطهيرا واختار لجلال كمال طلعته
من الامهات بطونا كما اختار لدرة بهجته من الاباء
ظهورا وجعلها لصون صدفه فتجوهرة نفسه النفيسة
الزكية بحورا ونقله الى اصلاب الانبياء فغدا كل واحد
منهم الى ربه مستجيرا فادم تيب عليه وادريس بسببه
رفعه اليه ونوح به في الفلك توسل ويونس في
الدعاء عليه عول والخليل به تشفع وايوب به تضرع
وموسى اعلم قومه بمكانه وسال ربه ان يكون من
امته وله وزيرا وعيسى بشر بوجوده وطلب المهلة الى
اوان وروده واراد ان يكون له نصيرا الاحبار بهم
اخبرت والرهبان بظهوره بشرت والهواتف بذكره
هتفت والجن برسالته امنت والايات باسمه نطقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہر قسم کی حمد و ستائش کے لائق ہے جس نے اپنی شان احدیت کے پرتو جمال سے روشن صبح ظاہر فرمائی اور برج انوار سے کمال کے آسمانوں پر چاند و سورج تاباں فرمائے۔ اور شجاعت و بسالت کے جلیل المرتبت درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کا سایہ جہان میں کوئی نظیر و مثیل نہیں۔ اور سطوت و ہیبت محمدیہ (صلوات اللہ علیہ) کے ظہور سے ابدیت کے جھنڈوں کو سربلند فرمایا۔ لہٰذا جو اس کے زیر سایہ چلا وہ تائید یافتہ اور منصور و مظفر رہا۔ اور تمام عزت آور شخصوں کو ایسے مکرم و مشرف کی ولادت سے مکمل فرمایا جو شرافت اور فضل کثیر کے حاوی ہیں۔ یہ وہ مولود مسعود ہے جس کے لیے عالم وجود میں تمام مخلوقات سے تعظیم و توقیر کا عہد و پیمان لیا۔ لہٰذا وہ ذات مقدس پاک ہے جس نے انہیں بہترین صورت سے پیدا فرمایا اور انہیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھا اور ہر غل و غش سے بچایا اور انہیں انتہائی پاک و ستھرا بنایا۔ اور ان کی جلالت والی طلعت کمال کے لیے ان کی ماؤں کے شکموں کو پسندیدہ اور خاص بنایا۔ جس طرح ان کے آباؤ اجداد کے اصلاب کو دل پسند موتی کی مانند برگزیدہ بنایا۔ اور ان اصلاب کو ان کے نفیس و پاکیزہ وجود کے صدف کی حفاظت کرنے والے دریا قرار دیئے۔ پھر وہ یکے بعد دیگرے نبیوں کی صلبوں میں منتقل ہوتے رہے اور ہر ایک نبی نے اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) توسل کرکے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں رفیع کیا گیا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے اور

والاسرۃ بملوکھا تزلزلت وبحیرۃ ساوۃ عند ولادتہ غارت وفاض وادی سماوۃ وکم من عین نبعت وفارت وانشق ایوان کسرٰی وشرفاتہ تناثرت وملائکۃ السموات السبع تباشرت والسماء بنور ہا حرست والشھب الثواقب لمسترق السمع رجمت وابلیس نادی علی نفسہ یا ویلا وثبورا ووضعتہ امہ آمنۃ مختونا مکحولا مطیبا مسرورا وھو ساجد عند وضعہ رافعا باصبعہ الی السماء مشیرا وحملہ جبرئیل وتبرک بہ اسرافیل وحفت بہ الملائکۃ بالتکبیر والتہلیل وکل اصبح بجمال طلعتہ فرحا مسرورا ورقص لکون فرحا وماج مرحا واھتز العرش لیلۃ میلادہ وتجلی الحق علی عبادہ وجبر کسیرا واغنی فقیرا وشرفہ بمحاسن اوصافہ توراۃ وانجیلا وفرقانا وزبورا ونادی المنادی قد ولد الحبیب الھادی الذی من صلی علیہ مرۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا وضاعف لہ اجورا ونادی العلی الاعلی یا ایھا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا

صبح الھدی ملاء الوجود سرورا لما بدا وجہ الحبیب منیرا

ہدایت کی صبح نے دنیا کو خوشی سے بھر دیا جب حبیب خدا کے نورانی چہرے نے ظہور فرمایا

طلعت یا شھر الربیع مشرقا بدرا یفوق مع الجمال بدورا

اے ماہ ربیع الاول تو نے ایسا مشرف ماہتاب طلوع کیا جو اپنے حسن و جمال سے تمام ماہتابوں پر فائق ہے

واتی النسیم معطرا ومبشرا بقدوم احمد للانام نذیرا

نسیم صبح نے خوشبو پھیلا کر مخلوق خدا کو بشارت دی سنانے والے اور ڈر سنانے والے احمد مجتبٰی کی تشریف آوری کی خبر دی

اور بادشاہوں کے شہ نشینوں میں زلزلہ پڑا اور دریائے ساوہ آپ کی ولادت کے وقت خشک ہو گیا اور دریائے سماوہ جو پہلے سے خشک تھا بوقت ولادت جاری ہو گیا۔ بکثرت چشمے جاری ہوئے اور جوش مارنے لگا۔ شاہِ فارس کا محل پھٹ گیا۔ اور اس کے کنگرے گر پڑے۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور آپ کے نور سے فضائے آسمانی بھر گئی۔ اور شہاب ثاقب نے چھپ کر سننے والے (سرکش شیاطین و جنات) کو سنگسار کیا۔ اور خود ابلیس نے اپنے اوپر یا ویلاً یا ثبورا (اے میری خرابی اے میری تباہی) کا شور مچایا۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ختنہ کردہ، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا۔ خوشبوؤں میں بسا ہوا اور خوش و خرم تولد کیا۔ بوقت ولادت آپ کی حالت یہ تھی کہ آپ سربسجود اور آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک اٹھائے ہوئے اشارہ کر رہے تھے حضرت جبریل نے آپ کو اٹھایا اور اسرافیل نے آپ سے برکت لی اور فرشتوں نے تکبیر و تہلیل کے ساتھ آپ کو جھرمٹ میں لے لیا اور سب ہی آپ کے حسن و جمال سے مسرور اور باغ باغ ہو رہے تھے اور دنیا خوش ہو کر جھومنے لگی۔ مسرت و انبساط کا اظہار کیا اور آپ کی شب ولادت عرش الٰہی میں جنبش ہوئی اور تجلی حق اپنے بندوں پر جلوہ ریز ہوئی۔ اُن کی شکستہ دلی کو دور کر کے فقیر کو غنی کیا اور آپ کے اوصاف حسنہ سے توریت و انجیل اور فرقان و زبور کو مشرف فرمایا۔ اور پکارنے والے نے پکارا کہ "بلاشبہ اللہ کے حبیب نے تولد فرمایا جو ایسا ہدایت کرنے والا ہے جس نے آپ پر ایک دفعہ درود و سلام پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس گنا رحمت اور بے حساب اجر و ثواب عنایت فرمائے گا اور خود علی اعلیٰ یعنی ذات باری تعالیٰ نے فرمایا۔ اے نبی ہم نے آپ کو شاہد (حاضر و ناظر) بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا رسول بھیجا۔

لما بدا وجہ الحبیب تھللت
کل البقاع وقد نطقن شکورا

حبیب خدا کے چہرۂ انور نے جب ظہور فرمایا تو
روئے زمین کا ہر حصہ شکر الٰہی میں گویا ہوا

والحور فی غرف الجنان تباشرت
وتفنت بمیلاد البشیر نذیرا

جنتی حوروں نے جنت میں خوشیاں منائیں
اور حضور کی ولادت پر انہوں نے نذریں گزاریں

فی کل عصر ذکرہ متواتر
ان سوف یظھر ھادیا ونذیرا

ہر زمانہ میں آپکی ولادت کی محفلیں متواتر ہوتی رہیں
کہ بہت جلد آپ ہادی نامی بنکر ظہور فرمانے والے ہیں

احبار اخبار الکتاب تظاھرت
ولقد اتانا بسر ذالک بحیرا

کتب سماوی کے علماء برابر خبریں دیتے رہیں
اور بلاشبہ بحیرہ راہب نے بھی اس مخفی خزانے کی خبر دی

اللہ شرف احمدا ذکرًا اسمہ
وحباہ فضلا فی الانام کثیرا

اللہ تعالےٰ نے احمد مجتبیٰ کے نام کے ذکر کو مشرف فرمایا۔
اور آپ کے سارے جہان میں بڑی بزرگی عطا فرمائی۔

ھو سید الکونین حقا لا یری
ابدا لہ فی العالمین نظیرا

حق یہ ہے کہ آپ دونوں جہان کے ایسے سردار ہیں جن کا دونوں جہان میں کوئی نظیر کبھی نہ دیکھا گیا۔

لما تشفع آدم بمحمد
غفر الالٰہ لہ وکان غفورا

جب آدم نے محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے شفاعت مانگی تو خدا نے انہیں بخشدیا وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

وکذا الیٰ نوح فی السفینۃ قد نجا
من یمہ فاسأل بذالک خبیرا

اسیطرح آپکے وسیلہ سے نوح نے کشتی میں نجات پائی طوفان سے تم کسی بھی باخبر سے پوچھ لو

نار الخلیل باحمد قد اخمدت
لولاہ زادت فی الوقود سعیرا

حضرت خلیل کے لیے نار نمرود، حضور ہی کے طفیل ٹھنڈی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔

لَوْ لَاہُ مَا خُلِقَ الْوُجُوْدُ بِاَسْرِہٖ ۔۔۔ ھٰذَا الْفِخَارُ وَلَا اَقُوْلُ نَکِیْرًا

اگر آپ نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کیجاتی۔ یہ فخر کی بات ہے یہ میں انکار کی بات نہیں کہ رہا

بُشْرٰی لَکُمْ یَا اُمَّۃَ الْھَادِیْ بِہٖ ۔۔۔ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جَنَّۃً وَّحَرِیْرًا

ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی امت! تمہیں مبارک ہو۔ بروز قیامت آپ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔

فُضِّلْتُمْ حَقًّا بِاَشْرَفِ مُرْسَلٍ ۔۔۔ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ بَادِیًا وَّحُضُوْرًا

تم بجا طور پر افضل الرسل کے ذریعہ بزرگ تر بنائے گئے تم ہی بہترین مخلوق ہو خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔

صَلّٰی عَلَیْہِ اللّٰہُ رَبِّیْ دَائِمًا ۔۔۔ مَا دَامَتِ الدُّنْیَا وَزَادَ کَثِیْرًا

میرا رب اللہ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل کرے جبتک یہ دنیا ہے آپ پر رحمتیں ہی زیادہ فرمائیے۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا لِلرُّسُلِ بِالتَّبْلِیْغِ وَمُبَشِّرًا لِمَنْ کَذَّبَ بِالنَّارِ۔

اے نبی ہم نے آپ کو شاہد یعنی رسولوں کی تبلیغ کی شہادت دینے والا اور مبشر یعنی جو ایمان لائے اسے جنت کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی جھٹلانے والے کے لیے دوزخ سے ڈرانے والا بھیجا۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

شَاھِدًا عَلَی الْعَامَّۃِ وَمُبَشِّرًا بِالْکَرَامَۃِ وَنَذِیْرًا لِلْغَوَاۃِ وَدَاعِیًا لِلسَّلَامَۃِ وَسِرَاجًا

اللہ تعالیٰ کے قول شاہدًا سے مراد سب پر شہادت دینے والا اور مبشرًا سے کرامت و بزرگی کی بشارت

مُنَبِّرًا لِاَهْلِ الْاِسْتِقَامَۃِ ۔ دینے والا' اور نذیر آپ سے اعمال کی سزا پانے سے ڈرانے والا' اور داعیا سے سلامتی کی طرف بلانے والا اور سراجاً منیراً سے سیدھی راہ چلنے والوں کے لیے آپ روشن چراغ مبین مُراد ہے۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

اللہ کا ارشاد ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا اَىْ	بیشک ہم نے آپ کو شاہداً یعنی نبیوں
شَاهِدًا لِلْاَنْبِيَآءِ وَمُبَشِّرًا	کی گواہی دینے والا اور مبشراً یعنی ولیوں
لِلْاَوْلِيَآءِ وَنَذِيْرًا لِلْاَشْقِيَاءِ	کو بشارت دینے والا اور نذیراً یعنی
وَدَاعِيًا لِلْاَتْقِيَآءِ وَسِرَاجًا	بدبختیوں کو ڈر سنانے والا اور داعیاً
مُّنِيْرًا لِلْاَصْفِيَآءِ ۔	یعنی متقیوں کو دعوت دینے والا' اور

سراجاً منیراً یعنی برگزیدہ لوگوں کے لیے روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

ارشاد باری ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا	بیشک ہم ہی نے آپ کو شاہد یعنی
اَىْ شَاهِدًا عَلَى الشُّهُوْدِ	گواہوں پر گواہی دینے والا اور مبشر
وَمُبَشِّرًا لِاَهْلِ السُّجُوْدِ وَنَذِيْرًا	یعنی سجدہ گزاروں کے لیے بشارت
لِاَهْلِ الْجُحُوْدِ وَدَاعِيًا اِلَى	دینے والا اور نذیر یعنی انکار کرنے
الْمَعْبُوْدِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا	والوں کو ڈرانے والا اور داعی یعنی
عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْوُرُوْدِ	معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے

والا اور سراج منیر یعنی پلصراط پر روز قیامت روشن چراغ کر کے بھیجا۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

شَاهِدًا اَىْ شَاهِدًا	اللہ تعالیٰ کے قول کا مطلب یہ ہے
لِلْعَابِدِيْنَ وَمُبَشِّرًا لِلْمُوَحِّدِيْنَ	کہ شاہد یعنی عبادت کرنے والوں کے
وَنَذِيْرًا لِلْجَاحِدِيْنَ وَدَاعِيًا	لیے گواہی دینے والا اور مبشر یعنی

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ موحدین کو بشارت دینے والا اور نذیر لِلْکٰفِرِیْنَ۔ یعنی منکرین کو خبردار کرنے والا اور داعی یعنی ارادتمندوں کو بلانے والا اور سراج منیر یعنی واصل باللہ کے لیے روشن چراغ کرکے بھیجا۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ لَفِیْ بَعْثِنَاكَ شَاهِدًا لَنَا وَ مُبَشِّرًا مِّنَّا وَنَذِیْرًا بِنَا وَدَاعِیًا اِلَیْنَا مُرْسَلًا بِکَوْنِنَا وَمُنِیْرًا عَلٰی وُجُوْدِنَا، وَکَاَنَّهٗ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَاحَبِیْبُ یَامُحَمَّدُ اَنْتَ الشَّاهِدُ وَاَنَا الْوَاحِدُ وَاَنْتَ الْبَشِیْرُ وَاَنَا الْخَبِیْرُ اَنْتَ النَّذِیْرُ وَاَنَا الْقَدِیْرُ اَنْتَ الدَّاعِیُ وَاَنَا الْقَاضِیُ، اِشْهَدْ اَنْتَ فَاَقْبَلُ اَنَا وَبَشِّرْ اَنْتَ وَاُکْرِمُ اَنَا، فَاِنِّیْ کَرِیْمٌ بِالْمَغْفِرَۃِ لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَصَدَّقَكَ وَاَقْنِذْ اَنْتَ فَاِنِّیْ قَدِیْرٌ عَلَی الْاِنْتِقَامِ مِمَّنْ اَشْرَكَ بِیْ وَاَنْکَرَ وَاسْتَکْبَرَ وَادْعُ اَنْتَ فَاِنِّیْ قَاضٍ بِالْحَقِّ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ وَعَصٰی اَدْعَانَ وَاسْتَغْفِرْ وَاُجِیْبُ لَكَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

اے نبی ہم ہی نے آپ کو بھیجا یعنی مبعوث کیا شاہد کرکے یعنی اپنا گواہ بنا کر اور مبشر یعنی ہماری جانب سے مسلمانوں کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی ہم سے ڈرانے والا اور سراج یعنی ہمارے وجود کے لیے چراغ اور منیر یعنی ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والا بھیجا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اے حبیب اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میں واحد ہوں تو آپ بشیر ہیں، میں خبیر ہوں تو آپ نذیر ہیں اور میں قدیر ہوں تو آپ داعی ہیں، میں قاضی ہوں تو آپ گواہ ہیں، آپ گواہی دیں میں قبول فرماؤں گا۔ تم مسلمانوں کو بشارت دو اور میں ان کی عزت افزائی کروں گا۔ کیونکہ میں ہر اس ایمان دار کی مغفرت کرنے میں کرم کروں گا جو مجھ پر

وَبِمَنْ تَبِعَكَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ ۔ ایمان لائے اور آپ کی تصدیق و اقرار کرنے ۔ آپ لوگوں کو ڈرائیں کیونکہ میں جرم کی سزا دینے پر قادر ہوں خواہ وہ جرم میرے ساتھ شرک کرکے ہو یا میرا انکار و تکفیر کرکے ہو ۔ اور آپ لوگوں کو بلائیں کیونکہ میں حق و انصاف کا قاضی و حاکم ہوں ۔ میں مطیع و نافرمان اور سرکش و توبہ کرنے والے کا فیصلہ کروں گا ۔ اے سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی وجہ سے اس کی دعا قبول کروں گا جو آپ کی پیروی کرے ۔

وَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ ، سَمَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سِرَاجًا اَیْ مُتَمَسِّكًا بِدَلِیْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا وَكَمَا اَنَّ الشَّمْسَ نُوْرٌ مِنَ السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ اِلَی الْاَرْضِ فَمُحَمَّدٌ شَمْسُ الْاَكْوَانِ طَمَسَ نُوْرُهٗ عَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالطُّغْیَانِ

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سراج رکھا اور سراج کے معنی آفتاب کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ، الم تر کیف خلق اللہ الآیہ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے یکے بعد دیگرے سات آسمانوں کو پیدا کرکے ان میں چاند کو منور کرنے والا اور آفتاب کو سراج یعنی روشن کرنے والا بنایا" جسطرح چوتھے آسمان کا سورج زمین کے لیے نور ہے تو اسی طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے لیے آفتاب ہیں ۔ جن کے نور کی چمک نے شرک و کفر اور سرکشی طغیان کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا ہے

وَسَمَّاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سِرَاجًا لِاَنَّهٗ یُهْتَدٰی بِهٖ اِلَی الظُّلُمٰتِ كَالسِّرَاجِ یُسْتَضَاءُ بِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سراج اس لیے رکھا کہ آپ ہی سے تاریکی میں راہ ملتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل

اللہ فضلاً کبیراً فذکر رسول اللہ وسماع احادیثہ یزید فی الایمان ویضیئ القلوب والابصار بانواع العرفان فان اللہ تبارک و تعالیٰ جعل محبتہ مشروطۃ بمحبتہ وطاعتہ مقرونۃ بطاعتہ وفی ذکرہ مقرونا بذکرہ وبیعتہ معقودۃ ببیعتہ۔

کیجاتی ہے اور آپ مسلمانوں کے لیے اس طرح بشارت دیتے دلاتے ہیں کہ آپ ہی نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے لیے فضل عظیم ہے ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور آپ کی حدیثوں کے سننے سے ایمان میں زیادتی، دلوں میں روشنی اور آنکھوں میں گوناگوں عرفان کی چمک حاصل ہوتی ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے حضور کی محبت کو اپنی محبت کیساتھ مشروط کر کے آپ کی طاعت کو اپنی طاعت اور آپ کے ذکر کو اپنا ذکر اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت سے متصل و پیوست کیا۔

وعن امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن ان محمدا رسول رب العالمین وخاتم النبیین وقائد الغر المحجلین سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی نبیا وآدم بین الماء والطین رؤف بالمؤمنین شفیع المذنبین ارسلہ اللہ الی کافۃ الخلق اجمعین کما قال

امیر المومنین سیدنا ابو الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو الحسن بیشک محمد رب العلمین کا رسول، خاتم النبیین، روشن پیشانی اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کا رہبر اور تمام انبیاء و مرسلین کا سردار ہے آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی وہ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے) آپ مسلمانوں،

سُبْحَانَہٗ فِی کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ صَاحِبُ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَاللِّوَاءِ الْمَمْدُوْدِ وَالشَّفَاعَۃِ الْعُظْمٰی فِی الْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اِمَامٌ ھَاشِمِیٌّ قُرَشِیٌّ اَصْلُہٗ اٰدَمِیٌّ وَفَرْعُہٗ نِزَارِیٌّ وَحَسَبُہٗ اِبْرَاھِیْمِیٌّ وَنَسَبُہٗ اِسْمٰعِیْلِیٌّ وَبُقْعَتُہٗ حِجَازِیٌّ وَشَخْصُہٗ عُلْوِیٌّ وَنُوْرُہٗ قَمَرِیٌّ وَقَلْبُہٗ رَحْمَانِیٌّ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا بِالطَّوِیْلِ الذَّاھِبِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ الدَّانِیْ اَبْیَضُ اللَّوْنِ عَفِیْفُ النَّفْسِ مُدَوَّرُ الْوَجْہِ کَثُّ الشَّعْرِ شَدِیْدُ سَوَادِہٖ وَلَہٗ شَعْرَاتٌ فِیْ جَسَدٍ لَا کَاَنَّھُمَا الْمِسْکُ الْاَذْفَرُ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ رَائِحَۃً وَاَسْمَحُ النَّاسِ کَفًّا وَاِذَا سَلَّمَ اَحَدٌ اَوْ صَافَحَہٗ وَجَدَ فِیْ یَدِہٖ رَائِحَۃَ الْمِسْکِ

پر مہربان، گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔ اللہ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول کر کے بھیجا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الآیہ "آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں" آپ اس حوض کے مالک ہیں جہاں پیاسے آئیں گے۔ آپ "مقام محمود" پر فائز کھلے ہوئے دراز "لواء حمد" والے اور روز قیامت شفاعت عظمیٰ کے مالک ہیں۔ آپ امام، ہاشمی، قریشی، نبی، حرم والے، مکی و ابطحی، اور تہامی ہیں۔ آپ اصلاً منسوب بہ آدم علیہ السلام اور فرعاً منسوب بہ قبیلہ نزار ہیں آپ کا حسب ابراہیمی اور آپ کا نسب اسمٰعیلی ہے۔ آپ کا وطن حجاز ہے اور آپ کی شخصیت برتری ہے۔ آپ کا نور قمری اور آپ کا قلب رحمانی ہے۔ رب العلمین کے آپ رسول ہیں۔ نہ آپ دراز قامت ہیں اور نہ پستہ قد، سفید

ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَاِذَا رَاٰہُ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ کَاَنَّہُ الْقَمَرُ الْمُنِیْرُ قَدْ طَلَعَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَیْلَۃَ کَمَالِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَلَا یَعْلَمُ بِکِتَابِہَا اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ رَاٰی خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنَ بِہٖ اَوِ ادَّعٰی بِمَحَبَّۃِ اللّٰہِ وَمَعْرِفَتِہٖ وَقُرْبِہٖ فَعَلَیْہِ اَنْ یَتَّبِعَ نَبِیَّہٗ وَیَقْتَدِیَ بِسُنَّتِہٖ وَیُطِیْعَ رَسُوْلَہٗ وَیُبَایِعَ بِہٖ کَمَا قَالَ سُبْحَانَہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ ۔

رنگ، پاکیزہ خصلت، گول بشرہ والے گھنے بالوں والے جنکی سیاہی گہری تھی، اور آپ کے جسم انور پر دو بال ایسے تھے گویا وہ دونوں مشک تیز بو ہیں۔ ان کی خوشبو مشک سے زیادہ لطیف تھی۔ آپ سب سے بڑھ کر سخی ہیں۔ جب کوئی آپ کو سلام کرتا یا آپ سے مصافحہ کرتا تو وہ اپنے ہاتھوں میں مشک کی خوشبو کو تین۳ دن تک محسوس کرتا اور جب بھی کوئی آپ کو مسجد میں رونق افروز دیکھتا تو ایسا محسوس کرتا کہ چودھویں رات کا چاند ہے جو پورے آب و تاب سے روشن ہے اور آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جسکی تحریر کو بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ لہٰذا جو حضور اکرم خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے اور آپ پر ایمان لائے یا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب و معرفت کا دعویٰ کرے تو اس پر واجب ہے کہ اسکے نبی کا اتباع کرے اور آپ کی سنت کی پیروی کرے اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرکے آپ کی بیعت کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ۔

بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ حقیقۃً اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں۔

وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔

جس نے رسول کی پیروی کی بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

فرما دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تمہیں محبوب بنالیگا

وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَاَنَا نَبِیُّ اللّٰہِ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَنَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ وَاَنَا الْمَاحِیْ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَالْعَاقِبُ وَالْفَاتِحُ وَالْخَاتِمُ وَعَبْدُ اللّٰہِ وَالْبَشِیْرُ وَالنَّذِیْرُ وَالْاَمِیْنُ وَالْمَامُوْنُ وَرَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اللہ کے نزدیک ان سب میں مکرم ہوں اور فخریہ نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور سب سے اول مقبول الشفاعت ہوں۔ سب سے پہلے میں ہی وہ شخص ہوں جس کے لیے زمین شق ہوگی۔ اور مجھے ہی (روز قیامت) سب سے پہلے خدا کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی۔ میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں اور میں حبیب اللہ ہوں اور میں نبی اللہ نبی التوبہ، نبی الرحمۃ اور نبی ملحمہ ہوں میں ہی کفر و شرک کا مٹانے والا، میں ہی لوگوں کو جمع کرنے والا (حاشر) سب کے بعد آنے والا (عاقب) راز ہائے سربستہ کا کھولنے والا (فاتح) آخری نبی، عبداللہ، بشیر، نذیر، امین، مامون اور رسول رب العالمین ہوں۔

فَهُوَ السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ وَالْهَادِيْ وَالْمَهْدِيُّ وَالْمُهْتَدِيْ وَالْمُرْتَضٰى وَالْمُصْطَفٰى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّوْرُ الْمُبِيْنُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَالْمُبَارَكُ وَنُوْرُ الْاُمَمِ وَنُوْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفٰى سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ الْبَشَرِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ الْاَعْلٰى وَاَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ

لہذا آپ، سراج منیر، ہادی مہدی مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین، برہان، شاہد، مبارک، نور الامم اور اللہ کے ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس سید البشر مخلوق پر اللہ کی حجت، خیر الخلائق، صاحب منبر اعلیٰ، اکرم اولاد آدم اور حبیب الرحمٰن ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اشعار

نَبِيٌّ لَهٗ مِنْ مُرْسَلَاتِ الرِّضَا نَبَا ... وَاَزْكَى الْوَرٰى اُمًّا وَاَكْرَمُهُمْ اَبَا

ایسے نبی جنکی خبر برگزیدہ رسولوں سے ملی۔ جنکی والدہ مخلوق میں پاکیزہ اور انکے والد ان میں عزت والے ہیں۔

اَبَى الْقَلْبُ اِلَّا حُبَّ اَشْرَفِ مُرْسَلٍ ... وَلٰكِنَّهٗ سَيْفٌ عَنِ الْحَقِّ مَا نَبَا

دل نے انکار کیا بجز برگزیدہ رسولوں کی محبت کے لیکن وہ ایسی تلوار ہیں جو امر حق سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرتیں۔

نَبِيٌّ نَبِيْهٌ كَنْزُ فَضْلٍ وَلَمْ يَزَلْ ... بِتَوْشِيْحِ تَرْشِيْحِ الْعُلُوْمِ مُهَذَّبَا

ایسے نبی ہیں جو صاحب فہم، اور ہمیشہ فضیلت کے خزانے ہیں اور ہمیشہ ہی تربیت علوم سے آراستہ رہتے ہیں۔

وَاَظْهَرَ فِي الْمُعْجِزَاتِ سِحْرَ بَلَاغَةٍ ... وَبِالنَّصْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ اَحْزَابَهُمْ سَبَا

بلاغت کا سحر معجزانہ طور پر ظاہر کرتے اور بوقت فتح مدد الٰہی سے کفار کو قید کرتے ہیں۔

هُوَ الْمُصْطَفٰی الْمَبْعُوْثُ لِلنَّاسِ رَحْمَۃً عَلَیْہِ سَلَامُ اللّٰہِ مَا ھَبَّتِ الصَّبَا

یہ برگزیدہ ہیں جو رحمت ہو کر لوگوں میں آئے ان پر اللہ کا سلام ہو جب تک بادِ صبا چلے۔

حَلِیْمٌ عَظِیْمُ الْخُلُقِ وَالْخَلْقِ وَالْحِجٰی بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ صَادِقُ الْقَوْلِ مُجْتَبٰی

یہ حلیم، اعظم خلق، خُلقِ عظیم اور عقل والے بشیر نذیر صادق القول اور برگزیدہ ہیں۔

بِمَوْلِدِہٖ قَدْ شُرِّفَتْ مَکَّۃُ کَمَا بِتُرْبَتِہٖ قَدْ شَرَّفَ اللّٰہُ یَثْرِبَا

اپنی ولادت سے مکہ کو ایسی بزرگی ملی جیسے مدینہ منورہ کو آپکے روضہ انور سے شرافت ملی۔

تَبَاشَرَتِ الْاَکْوَانُ یَوْمَ وِلَادِہٖ وَحَقَّتْ بِہِ الْاَکْوَانُ شَرْقًا وَّمَغْرِبَا

سارا جہان آپ کی ولادت کے دن پر خوشی کرتا۔ اور اس جشن میں مشرق و مغرب سب خوشیاں مناتے ہیں۔

وَفَاخَرَتِ الْاَرْضُ السَّمَآءَ بِاَحْمَدٍ فَاَھْلًا وَّسَھْلًا بِالْحَبِیْبِ وَمَرْحَبَا

حضور کی ولادت پر زمین نے آسمان سے فخریہ کہا۔ اب میں حبیب خدا کو اہلاً وسہلاً اور مرحبا کہتی ہوں۔

قِیْلَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی خَلْقَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَخَفَضَ الْاَرْضَ وَرَفَعَ السَّمٰوٰتِ قَبَضَ قَبْضَۃً مِّنْ نُّوْرِہٖ ثُمَّ قَالَ لَھَا کُوْنِیْ مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ فَصَعِدَ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی حِجَابِ الْعَظَمَۃِ فَسَجَدَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِذٰلِکَ خَلَقْتُکَ وَسَمَّیْتُکَ مُحَمَّدًا فَمِنْکَ اَبْدَاءُ الْخَلْقِ وَبِکَ اَخْتِمُ الرُّسُلَ

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین کو فرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ نے اپنے پرتو نورِ جمال سے ایک مٹھی لے کر فرمایا۔ تو محمد ہو جا۔ تو وہ مشت نور ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجابِ عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر اس نور نے سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا۔ اس پر اللہ عز وجل نے فرمایا اے نورانی وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا

ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَسَّمَ
نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃَ اَقْسَامٍ فَخَلَقَ مِنَ
الْقِسْمِ الْاَوَّلِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّانِیْ
الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ الرَّبُّ جَلَّ شَانُہٗ
لِلْقَلَمِ اُکْتُبْ فَارْتَعَدَ الْقَلَمُ
مِنْ ھَیْبَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْفَ سَنَۃٍ
ثُمَّ
قَالَ اَیْ رَبِّ وَمَا اَکْتُبُ قَالَ
اُکْتُبْ تَوْحِیْدِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَکَتَبَ
الْقَلَمُ ذٰلِکَ وَاھْتَدٰی اِلٰی عِلْمِ
اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ خَلْقِہٖ وَ
کَتَبَ اَوْلَادَ اٰدَمَ بِصُلْبِہٖ مَنْ
اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ
عَصَاہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ اُمَّۃُ نُوْحٍ
مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ
وَمَنْ عَصَاہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ
اُمَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ
اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَاہُ
اَدْخَلَہُ النَّارَ اُمَّۃُ عِیْسٰی مَنْ
اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ

نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ لہٰذا
تجھی سے خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی
پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں۔ اس کے
بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی سید
عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نور کو چار جلووں پر تقسیم کیا چنانچہ ایک
سے لوح دوسری سے قلم پیدا فرمایا
پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ!
تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الٰہی سے
کانپتا رہا۔ پھر قلم نے عرض کیا اے
میرے رب کیا لکھوں؟ فرمان باری
ہوا میری توحید میں لکھ "لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ" چنانچہ قلم
نے یہ لکھا۔ پھر وہ علم الٰہی کی ہدایت
سے اس کی مخلوق کو لکھا۔ چنانچہ حضرت
آدم علیہ السلام کی نسل و اولاد کے بارے
میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ
اسے جنت میں داخل کرے گا اور
جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے
جہنم رسید کرے گا اور حضرت نوح
علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا
جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت

عَصَاهُ اَنْ خَلَدَ النَّارَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَنْ خَلَدَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ، اَرَادَ الْقَلَمُ اَنْ يَكْتُبَ اَنْ خَلَدَ النَّارَ، فَنَادَى النِّدَاءُ مِنَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى، تَاَدَّبْ يَا قَلَمُ فَانْشَقَّ الْقَلَمُ وَقَطَّ بِيَدِ الْقُدْرَةِ ثُمَّ جَرَى فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ ثُمَّ قَالَ الْقَلَمُ اَيْ رَبِّ وَمَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبْ اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ۔

میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم میں بھیجے گا۔ اسیطرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمد (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی ...... قلم یہ لکھنا چاہتا تھا کہ "اسے جہنم میں داخل کرے گا" تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی اے قلم ادب کر، اس پر قلم شق ہو گیا اور دستِ قدرت نے اس پر قط رگا۔ پھر لوحِ محفوظ میں (روانی کے لیے) کھینچا گیا اس کے بعد قلم نے عرض کیا۔ اے میرے رب میں کیا لکھوں فرمان باری ہوا لکھ "یہ امت گنہگار ہے اور رب تعالیٰ بخشنہار ہے"۔

وَرُوِيَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَاَلْقَى فِيْهِ الرُّوْحَ وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَنَظَرَ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ

سیدنا وہب بن منبہ نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے روح پھونکی تو انہوں نے آنکھیں کھول کر جنت کے دروازوں

آدم ذاى رب هل خلقت خلقا هو اعظم عليك منى قال نعم يا آدم هو من ذريتك ولولاه ما خلقتك فلما خلق الله حواء عليها السلام وقد ركبت فيه الشهوة فقال آدم يا رب وما هذه قال هذه امتى حواء قال يا رب زوجنيها قال هات مهرها قال اى رب وما مهرها قال ان تصلى على صاحب هذا الاسم مرة عشرا ـ

ڈالی تو لکھا دیکھا ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اس پر حضرت آدم نے عرض کیا اے میرے رب تو نے کسی ایسی مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے جو تیرے نزدیک مجھ سے اعظم ہو؟ فرمان باری ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے ہے ۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ فرماتا ۔ پھر جب اللہ نے سیدتنا حوا علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم میں شہوت کا جزو مرکب کیا گیا تو حضرت آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ میری بندی حوا ہیں!

حضرت آدم نے عرض کیا اے رب میرا اس کے ساتھ عقد فرما دے؟ حق نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق نے فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر دس مرتبہ درود شریف پڑھو۔

وقال كعب الاحبار لما اراد الله سبحانه ان يخلق نبينا محمدا امر جبرئيل ان يأتيه بالقبضة البيضاء التى هى موضع قبره فغمست فى انهار الجنة و طيف بها السموات والارض

کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو جبریل کو حکم دیا کہ جہاں آپ کی قبر انور ہے وہاں سے ایک مشت سفید مٹی کی لائے پھر اسے جنت کی نہروں

فعرفت الملٰئکۃ قدر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وفضلہ قبل ان یعرف اٰدم نسلہ، ثم ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ اٰخر نورہ نبینا محمد فی سر عظمتہ وکتب اسمہ علی عرشہ فلما خلق اٰدم اودع ذالک النور فی صلبہ فسمع فی ظھرہ نشیشا کنشیش الطیر فقال اٰدم یا رب ما ھٰذہ النشیش قال ھٰذا تسبیح خاتم الانبیاء الذی اخرجہ من ظھرک واودعہ فی الاصلاب الطاھرۃ والاحشاء الزاھرۃ ثم نظر اٰدم الی العرش فرأی اسم محمد مقرونا باسم اللہ عز وجل فقال یا رب من ھٰذا الذی قرنت اسمہ باسمک قال ھٰذا سید الانبیاء من ولدک ولولاہ ما خلقتک فلما اصیب اٰدم بوسوسۃ الشیطان الرجیم المارد واھبط الی الارض فقال یا رب بحرمۃ ھٰذا الولد ارحم ھٰذا الوالد فنودی ھناک وعزتنا وجلالنا لو تشفعت الینا بمحمد فی اھل السمٰوات والارض لشفعناک فسبحان من اصطفی اٰدم بمحمد واجتباہ وتاب علیہ وغفرلہ ھداہ ولا زال نور نبینا محمد فی صلب اٰدم حتی حملت حواء بشیث فانتقل ذالک النور عن اٰدم الی حواء وکانت قبلہ تلد فی بطنھا توامین ای اثنین الا فی شیث (علیہ السلام) فاتھا ولدتہ وحدہ کرامۃ لسید الثقلین حبہ الحسنین فلما ایقن اٰدم بالموت اخذ بید ولدہ شیث فقال یا بنی ان اللہ تبارک وتعالیٰ امرنی ان اخذ علیک عھدا من اجل ھٰذا النور الذی اٰلی فی وجھک ان لا تضعہ الا فی الاطھرین من النساء ثم ان اٰدم (علیہ السلام)

میں غوطہ دیا گیا اور آسمان و زمین میں پھیرایا گیا جس سے تمام فرشتوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کو جان لیا۔ ابھی حضرت آدم کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی نسل کو۔ ان کے بعد اللہ تعالےٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ مبارک کو اپنی عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا۔ اور آپ کا اسم مبارک اپنے عرش پر لکھا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نورِ مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا۔ تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چہچہانے کی مانند ایک آواز سنی، حضرت آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیسی آواز ہے؟ فرمان باری ہوا یہ اس خاتم الانبیاء کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہوں گے۔ میں اسے اصلاب طاہرہ اور احشار زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا۔ اس کے بعد حضرت آدم نے جانب عرش نظر اٹھائی تو نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ملایا ہوا لکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے فرمایا یہ سیدالانبیاء ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو آدم علیہ السلام نے مناجات کی اے رب اس فرزند (جلیل القدر) کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اس پر انہیں ایک غیبی آواز سنائی دی جس نے کہا قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی اس وقت اگر تم ہمارے حضور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمام آسمان و زمین والوں کے لیے شفاعت کرتے تو میں تمہاری شفاعت قبول فرماتا۔

پاک ہے ذات کریم جس نے آدم علیہ السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور ان کی توبہ قبول کر کے اپنی رحمت و مغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی۔ پھر حضرت آدم علیہ

رَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ خَالِقَ الْعَرْشِ مُنِيْرَ الشَّمْسِ
خَلَقْتَنِيْ بِمَا سَبَقَ بِهٖ عِلْمُكَ وَوَعَدْتَنِيْ بِالنُّوْرِ الَّذِيْ اَرٰى
مِنْهُ الْاِكْرَامَ وَالتَّشْرِيْفَ وَقَدْ صَارَ لِوَلَدِيْ شِيْثَ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَّهٗ
حَافِظًا وَّعَلَيْهِ شَاهِدًا فَلَمَّا فَرَغَ اٰدَمُ مِنْ دُعَائِهٖ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ
(عَلَيْهِ السَّلَامُ) فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَقَالَ يَا اٰدَمُ اِنَّ رَبَّكَ
يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَامُرُكَ اَنْ تَكْتُبَ عَلٰى شِيْثَ كِتَابَ الْعَهْدِ
بِشَهَادَةِ هٰؤُلَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاِنَّهُمْ عُبَّادُ مَلٰٓئِكَةِ السَّمٰوٰتِ
قَالَ فَكَتَبَ اٰدَمُ الْكِتَابَ وَاَشْهَدَ رَبُّ الْعِزَّةِ وَمَنْ حَضَرَ مِنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَكَسَا شِيْثَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ حُلَّتَيْنِ خَضْرَاوَيْنِ
اَتٰى بِهٖ جِبْرَئِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَزَوَّجَهُ
اللّٰهُ بِمَحْوَائِلَةِ الْبَيْضَاءِ وَكَانَتْ فِيْ طُوْلِ حَوَّاءَ وَحُسْنِهَا وَ
جَمَالِهَا فَوَاقَعَهَا شِيْثُ فَحَمَلَتْ مِنْهُ بِاَنُوْشَ وَكَانَتْ تَسْمَعُ
نِدَاءَ الْاَصْوَاتِ هَنِيْئًا لَّكِ يَا بَيْضَاءُ قَدِ اسْتَوْدَعَكِ اللّٰهُ نُوْرَ
مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَرُوِيَ عَنْ اٰدَمَ اَنَّهٗ لَمَّا تَابَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ
خَطِيْئَتِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ مِنْ اَيْنَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا
فَقَالَ يَا رَبِّ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ اَكْرَمُ الْخَلْقِ
عِنْدَكَ ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ
الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِيْ وُجُوْدِ الْعَالَمِ وَلَا مَاءَ
وَلَا طِيْنَ وَلَا جِسْمَ وَلَا اٰدَمَ ، وَقَدْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوَّلِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي الْكَوْنِ فَقَالَ اَوَّلُ مَا

علیہ السلام کی پشت میں نور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رہا جب حضرت حوار اپنے فرزند حضرت شیث سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب آدم سے بطن حوار کی طرف منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس سے قبل ان سے دو بچے یکساتھ تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے، یہ سید الثقلین جد الحسنین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وکرامت کی وجہ سے تھا۔ پھر جب حضرت آدم کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہو گیا۔ تو اپنے فرزند شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں جو تمہاری جبین سعادت میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔ پھر حضرت آدم نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا پیدا کرنے والا، سورج کو روشنی عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنے والا ہے اور جس طرح تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھے پیدا فرمایا اور تو نے مجھ سے اس نور کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت وکرامت اور اس کی بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ اے اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے۔ پھر جب حضرت آدم اس مناجات سے فارغ ہو گئے تو حضرت جبریل فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں اترے اور کہا اے آدم تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں۔ کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم نے عہد نامہ تحریر کر کے اللہ رب العزت اور موجود تمام فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث کو دو سبز حلے، جو جبریل جنتی حلوں میں سے لائے تھے پہنائے

خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ جَمِیْعَ الْکَائِنَاتِ، وَذَکَرَ بَعْضُ الْمُعْتَنِیْنَ بِالْاَخْبَارِ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ جَدَّ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِی النَّوْمِ رُؤْیَا فَانْتَبَہَ وَھُوَ مَذْعُوْرٌ فَاَتَی الْکَھَنَۃَ قُرَیْشٍ وَّقَصَّھَا عَلَیْھِمْ وَقَالَ رَاَیْتُ کَاَنَّ، خَرَجَ مِنِّیْ سِلْسِلَۃٌ ذَاتَ نُوْرٍ عَظِیْمٍ تَخْطَفُ الْاَبْصَارَ وَلَھَا اَرْبَعَۃُ اَطْرَافٍ طَرَفٌ بَلَغَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَطَرَفٌ بَلَغَ مَغَارِبَھَا وَطَرَفٌ لَحِقَ بِاَسْبَابِ السَّمٰوَاتِ فَطَرَفٌ جَاوَزَ الثَّرٰی فَبَیْنَمَا اَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا اِذْ تَحَوَّلَتْ شَجَرَۃً عَظِیْمَۃً خَضْرَآءَ جَامِعاً لِاَنْوَاعِ الثِّمَارِ وَرَاَیْتُ تَحْتَھَا شَخْصَیْنِ مُھِیْبَیْنِ فَقُلْتُ لِاَحَدِھِمَا مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا نُوْحٌ وَّقُلْتُ لِلْاٰخَرِ مَنْ اَنْتَ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ الْخَلِیْلُ

اور اللہ نے انکو بی بی "تحزائلہ بیضاء" سے جو قدو قامت اور حسن وجمال میں حضرت حوار کی مانند تھیں نکاح کر دیا۔ جب حضرت شیث نے شب عروسی کی تو "انوشن" سے حاملہ ہوگئیں ۔ وہ ہمیشہ ایسی آوازیں سنا کرتیں جو کہتا اے بیضاء تمہیں مبارک اللہ تعالٰے نے تمہارے بطن میں نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو ودلیعت رکھا ہے۔

سیّدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب انہوں نے توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا بحق محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میری خطا کو بخشدے اور میری توبہ کو قبول فرما۔ اس پر حق تعالٰی نے دریافت کیا میں نے جنت میں ہر جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا ہے اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا ابھی آدم پانی

قَدْ جِئْنَاكَ نَسْتَظِلُّ بِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ
الَّتِيْ خَرَجَتْ مِنْ ظَهْرِكَ فَطُوْبٰى
لَكَ فَقَالَتِ الْكُهَّانُ هٰذِهٖ بِشَارَةٌ
لَكَ لَا لَنَا لَئِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ
لَيَخْرُجَنَّ مِنْ ظَهْرِكَ رَجُلٌ
يَدْعُوْ أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
مِنَ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَلَيَكُوْنَنَّ رَحْمَةً
بِقَوْمٍ وَنِقْمَةً لِلْآخَرِيْنَ فَلَمَّا
وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
جَدُّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَرَحًا شَدِيْدًا
وَسُرَّ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِيْمًا۔

اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی
سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔
اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی تھی نہ جسم
تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا
کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کونسا
وجود پیدا کیا گیا فرمایا اللہ نے سب سے
پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور
میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا
فرمایا۔ بعض محدثین بیان کرتے ہیں
کہ سیدنا عبدالمطلب' ہمارے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا نے

ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوف زدہ ہوگئے جب قریش کے کاہن
لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ "مجھ سے
ایک نور کی زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے کہ جس سے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔
اور اس کے چار کنارے ہیں۔ ایک کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارا زمین
کے مغرب میں ہے اور ایک آسمان سے جا ملا ہے اور ایک کنارا زمین سے
نیچے تجاوز کر گیا ہے۔ میں یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ زنجیر اچانک ایک بہت بڑا سرسبز
درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے ہیں۔ میں نے اس کے نیچے دو
ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں
نے فرمایا میں نوح ہوں پھر میں نے دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے
فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں (علیہما السلام) ہم تمہارے پاس اسلیے

آئے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیرِ سایہ آجائیں جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا۔ تو تمہیں مبارک و خوشی ہو؟ اس پر کاہنوں نے کہا یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے لیے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی و تری کو دعوت دے گا۔ بلاشبہ وہ ایک قوم کے لیے باعث رحمت ہوگا اور دوسری قوم کے لیے، موجبِ عذاب، پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تو حضور کے دادا اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

اشعار

لَهُ النَّسَبُ الْعَالِيْ فَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ ‏ حَسِيْبٌ نَسِيْبٌ مُنْعِمٌ مُتَكَرِّمٌ

حضور اکرم کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی حسب و نسب میں ہمسر نہیں آپ انعام و اکرام والے ہیں۔

اُقَدِّمُ مُنْذِ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ لِاَنَّهٗ ‏ اِذَا كَانَ مَدْحٌ فَالنَّسِيْبُ مُقَدَّمٌ

ہر بھلائی میں میں آپ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ آپ کی جب بھی کوئی تعریف کی جائے تو آپ ہر طرح مقدم ہیں۔

جَمِيْلٌ بِتَاجِ الْمَكْرُمَاتِ مُتَوَّجٌ ‏ جَلِيْلٌ بِاٰلَاءِ الْبَهَاءِ مُعَمَّمٌ

آپ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاجپوش ہیں آپ صاحب جلالت اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوش ہیں۔

فَمَا الْكَوْنُ اِلَّا حُلَّةٌ وَ مُحَمَّدٌ ‏ طِرَازٌ بِاَنْوَارِ النُّبُوَّةِ مُعْلَمٌ

نہیں ہے کائنات بجز پوشاک کے اور حضور اکرم اس کے ایسے نقش ہیں جو انوار نبوت سے مخطط ہیں۔

لَهُ الشَّمْسُ وَالْبَدْرُ الْمُنِيْرُ اَطَاعَتَا ‏ كَذَا الضَّبُّ حَتَّى الظَّبْيُ جَاءَ يُسَلِّمُ

آفتاب اور چودھویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں اسی طرح گوہ اور ہرن نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔

بِمَبْعَثِہِ الْاَصْنَامُ خَرَّتْ تَصَاغُرًا لَہٗ حَلَّلَ اللّٰہُ الَّذِیْ کَانَ یَحْرِمُہٗ

آپ کی بعثت سے بربت منہ کے بل گر پڑے آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت سی پہلی حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

فَلَوْلَاہُ مَاسَارَتْ نَطِیَّۃٌ نُوْقِنَا وَلَوْلَاہُ مَاکَانَ الْحُدَاۃُ تُزَمْزِمُ

اگر آپ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں اگر آپ نہ ہوتے تو حدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے۔

اَلَا قُلْ لِقَوْمٍ نَازَعُوْا اِنْ اَرَدْتُّمْ نَجَاۃً بِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہہ دو اگر تم اپ کے وسیلہ نجات چاہتے ہو تو آپ پر سب مل کر صلوۃ وسلام پڑھو۔

قِیْلَ وَلَمَّا بَلَغَ عَبْدُ اللّٰہِ وَالِدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُغِبَتْ فِیْ خِطْبَتِہِ النِّسَآءُ وَرُؤَسَآءُ اَکَابِرِ قُرَیْشٍ وَکَانَ لَمْ یَکُنْ لِلنِّسَاءِ حَدِیْثٌ فِیْ بُیُوْتِہِنَّ اِلَّا عَبْدَ اللّٰہِ فَحُکِیَ ذٰلِکَ لِوَالِدِہٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَہٗ یَا وَلَدِیْ اُخْرُجْ اِلَی الصَّیْدِ لِتَسْتَرِیْحَ مِنَ النِّسَاءِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ وَمَعَہٗ وَھْبُ الزُّھْرِیُّ قَالَ وَھْبٌ فَبَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ طَرِیْقِ الْبَرِّیَّۃِ وَاِذَا بِعَسْکَرٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ شَاھِرِیْنَ سُیُوْفَھُمْ وَھُمْ

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور صنادید قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب سے کیا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ سے فرمایا اے میرے فرزند تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ

نحو سبعين فارسا فتلقاهم
وهب فقال لهم ما الذي
تريدون قالوا انريد ان
نقتل عبد الله قال وهب وما
ذنبه قالوا ليس له ذنب
ولكن في ظهره نبي يبعث
ناسخ جميع الاديان وملة
ماحية لجميع الملل فنحن
نقتل عبد الله حتى لا يظهر
محمد (صلى الله عليه وسلم)
قال وهب الزهري فبينما نحن
واياهم في الحديث واذا
بعسكر من السماء فقتلوا اليهود
عن آخرهم فرجع عبد الله
ومعه وهب الى عبد المطلب
يا وهب قد خطبت مني
ناس كثير ولم ارد لمن
ازوجه فقال وهب
ان لي ابنتي اسمها امنة ارسل
الي ام عبد الله لتنظرها
ان اعجبتها قد منها لكم
جارية فسارت ام عبد الله

تاکہ تم عورتوں سے نجات پاسکو۔
چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ وہب
زہری کیساتھ شکار کے لیے چلے
گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے
ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو
میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں
کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے
نمودار ہوگیا۔ ان سے وہب نے
ملاقات کرکے دریافت کیا کہ کس قسم
کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ
ہم عبد اللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں حضرت
وہب نے پوچھا کہ عبد اللہ کا کیا
قصور ہے؟ کہنے لگے ان کا قصور
تو کوئی نہیں ہے لیکن ان کی پشت سے
ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں
کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت
تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی۔
ہم سرے سے عبد اللہ ہی کو قتل
کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت
وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان
سے ابھی باتیں ہی کررہے تھے کہ

إِلَىٰ مَنْزِلِ وَهْبٍ فَطَرَقَتْ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا رَأَوْهَا فَرِحَ أَبُوْهَا وَقَالُوْا يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَرَبِ فَرَّحْتِ قُلُوْبَنَا وَأَقْرَرْتِ عُيُوْنَنَا لَعَلَّكِ أَتَيْتِ فِي خِطْبَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَتَيْتُكُمْ إِلَّا لِهٰذَا فَقَالُوْا وَمَا لَنَا أَنْ لَّا نَكُوْنَ جَوَارِيَ آلِ بَيْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخْرَجُوْا آمِنَةَ وَقَدَّمُوْهَا بَيْنَ يَدَيْهَا فَوَجَدَتْهَا كَوْكَبًا دُرِّيًّا فَسَلَبَتْ عَقْلَهَا بِالْحُسْنِ وَالْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ فَسَارَتْ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَىٰ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَكِلُّ اللِّسَانَ وَيَعْجِزُ الْإِنْسَانُ عَنْ وَصْفِ آمِنَةَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ دَعَا بِوَهْبٍ وَقَوْمِهٖ فَحَضَرُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَا وَهْبُ تَقَدَّمْ وَاذْكُرْ مَهْرَ ابْنَتِكَ وَاشْتَرِطْ شُرُوْطَهَا فَتَقَدَّمَ وَهْبٌ وَرَضِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِمَا طَلَبَ وَهْبٌ وَزَوَّجَهَا بِوَلَدِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ وَالِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا جس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھ حضرت وہب واپس لوٹ آئے اور حضرت عبدالمطلب سے یہودیوں کے ارادے اور ان کے مارے جانے کا مفصل قصہ بیان کیا۔ اس پر حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں میں نہیں جان سکا کہ میں ان کا نکاح کس کے ساتھ کروں اس پر وہب نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام آمنہ ہے۔ آپ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ کی والدہ کو بھیجئے تاکہ وہ انہیں دیکھ لیں اگر وہ انہیں پسند آگئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطور باندی پیش کروں گا۔ پھر حضرت عبداللہ کی والدہ، حضرت وہب کے گھر گئیں جب مکان میں پہنچیں تو دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب گھر والوں نے انکو دیکھا تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے۔ اے عرب کی عورتوں کی سیدہ! تم نے ہمارے دلوں کو

وَ اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی قَدْ صَانَ اَبَاہُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ ارْتِکَابِ الْفَوَاحِشِ وَ الْمَعَاصِیْ لِاَنَّ قَبْلَ مُوَاقَعَتِہٖ لِاٰمِنَۃَ جَرَتْ لَہٗ قِصَّۃٌ مَعَ الْخَثْعَمِیَّۃِ وَ ھِیَ اَنَّہٗ مَرَّ کَذَا یَوْمًا عَلٰی اِمْرَاَۃٍ یُقَالُ لَھَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُرٍّ وَ کَانَتْ مِنْ اَجْمَلِ النِّسَاءِ وَ اَشْبَھِھِنَّ وَ اَعْفِھِنَّ وَ کَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْکُتُبَ وَ کَانَ شَبَابُ قُرَیْشٍ یَجْلِسُوْنَ اِلَیْھَا وَ یَتَحَدَّثُوْنَ مَعَھَا فَرَاَتْ نُوْرَ النُّبُوَّۃِ فِیْ وَجْہِ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَتْ لَہٗ یَا فَتٰی مَنْ اَنْتَ فَاَخْبَرَھَا بِاِسْمِہٖ فَقَالَتْ لَہٗ ھَلْ لَکَ اَنْ تَقَعَ عَلَیَّ وَ اُعْطِیَ لَکَ مِائَۃً مِنَ الْاِبِلِ فَنَظَرَ اِلَیْھَا فَقَالَ۔

خوش کر دیا، اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف لائی ہو؟ وہ فرمانے لگیں خدا کی قسم میں صرف اسی غرض کے لیے آئی ہوں۔ وہ کہنے لگے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں حضرت عبدالمطلب کے گھر والوں کی باندیاں بنیں۔ پھر انہوں نے سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ان کے سامنے لاکر پیش کر دیا۔ حضرت عبداللہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک روشن ستارہ کی مانند پایا۔ جس کے حسن و جمال اور خوبصورتی سے ان کی عقل مسلوب ہو کر رہ گئی۔ پھر جب حضرت عبداللہ کی والدہ، حضرت عبدالمطلب کے پاس پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ کی تعریف و توصیف میں انسان عاجز اور زبانیں قاصر ہیں۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے وہب اور ان کے قبیلہ والوں کو بلایا۔ جب وہ آگئے تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! آگے آکر اپنی بیٹی کا مہر اور اس کی شرطیں بیان کرو؟ تب حضرت وہب آگے آئے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پر حضرت عبدالمطلب

راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں حضرت وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔ ماشاء اللہ تعالے نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کو ہر معصیت و بے حیائی سے محفوظ رکھا۔ کیونکہ اس سے پہلے ایک قصہ خثعمیہ عورت کا گزر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت عبداللہ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مُرّ تھا وہ حسینانِ عرب میں یکتا شکل و صورت اور حسن و جمال میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں ایک دن قریش کے نوجوان اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے باتیں کر رہے تھے تو اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور نبوۃ کو دیکھا۔ وہ کہنے لگی اے نوجوان تم کون ہو آپ نے اُسے اپنا نام بتایا اس پر کہنے لگی اے نوجوان اگر تم میرے ساتھ ہمبستری کرو تو تمہیں سو اونٹ پیش کیے جائیں گے۔ آپ نے اس کی طرف یکھکر دیا

أَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُونَهُ وَالْحِلُّ لَاحِلَّ فَأَسْتَبِينَهُ

حرامکاری سے مر جانا سہل ہے اور حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقینی طور پر جان سکوں۔

فَكَيْفَ بِالْأَمْرِ الَّذِي تَنْوِينَهُ يَحْمِي الْكَرِيمُ عِرْضَهُ وَدِينَهُ

تیری خواہش پوری کرنے کی کون سی صورت ہے شریف آدمی اپنی آبرو اور اپنا دین بچاتا ہے۔

ثُمَّ مَضَى إِلَى امْرَأَتِهِ آمِنَةَ — پھر حضرت عبداللہ نے چھ تھی ماہ

... زُفَّتْ آمِنَةُ — رجب کو سیدتنا آمنہ سے شب

فِي اثْنَتَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ — زفات فرمائی۔ اس پر قریش

فَمِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ قَدْ — کی عورتیں رشک و حسد میں جل کر

هَلَكَتْ مِنْهُنَّ مِائَةٌ مَيِّتَةٌ حُزْنًا — رہ گئیں اور تقریباً ایک سو عورتیں

وَقَّ أَسَفًا عَلَى نُورِ رَسُولِ اللهِ ثُمَّ
ذَكَرَ عَبْدُ اللهِ الْخَثْعَمِيَّةَ وَجَمَالَهَا
وَمَا عَرَضَتْ عَلَيْهِ مِمَّا لَدَيْهَا
فَجَاءَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهَا فَلَمْ يَرَ مِنَ
الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ آخِرًا كَمَا رَآهُ
مِنْهَا أَوَّلًا فَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ
هَلْ لَكِ فِيمَا قُلْتِ بِالْأَمْسِ
فَلَا قَالَتْ لَهُ قَدْ كَانَ مَرَّةً
وَالْيَوْمَ لَا فَذَهَبَتْ مَثَلًا
ثُمَّ نَظَرَتْ إِلَيْهِ وَقَالَتْ
لَهُ يَا فَتَى أَيَّ شَيْءٍ صَنَعْتَ
بَعْدِي قَالَ وَقَعْتُ عَلَى زَوْجَتِي
آمِنَةَ فَقَالَتِ الْخَثْعَمِيَّةُ وَاللهِ
إِنِّي لَسْتُ بِصَاحِبَةِ رِيبَةٍ
وَلَكِنِّي رَأَيْتُ نُورَ النُّبُوَّةِ
فِي وَجْهِكَ فَأَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ
ذَلِكَ النُّورُ فِي بَطْنِي فَأَبَى اللهُ
أَنْ يَجْعَلَهُ إِلَّا حَيْثُ كَانَ
وَلَكِنْ يَا عَبْدَ اللهِ أَخْبِرْ زَوْجَتَكَ
أَنَّهَا حَمَلَتْ بِخَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ
وَنَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

نورِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
عدمِ حصول کے غم و افسوس میں مرگئیں
پھر حضرت عبداللہ نے خثعمیہ عورت کے
حسن و جمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا
تھا اسے بیان کیا۔ پھر ایک دن ان
کا گزر اس عورت کی جانب ہوا۔
تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤ بھگت
نہ کی آپ نے اس سے فرمایا اے فاطمہ! کیا آج
بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی
اُسوقت تھی۔ اس نے کہا "اس دن تھی
مگر آج نہیں" اسی وقت سے یہ مثل
مشہور ہو گئی پھر اس عورت نے آپکی
طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان
تم نے یہاں سے جانے کے بعد کونسا
کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح بی بی
آمنہ سے ہو گیا ہے اور میں نے ان سے
زفاف کیا ہے۔ اس پر خثعمی عورت نے کہا
خدا کی قسم ہے نہ رشک و حسد کرنیوالی
عورت ہوں اور نہ حرامکار مگر چونکہ
آپ کی پیشانی میں میں نے نور نبوت کو
دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی
کہ وہ نور میرے بطن میں ہو۔ لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں

ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے۔ مگر اے عبداللہ تم اپنی بی بی کو خوشخبری دیدو کہ وہ روئے زمین کے سب سے بہترین شخص اور اُن کے نبی سے حاملہ ہو گئی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ے

خُذُوا اِلٰی اَمَانًا مِّنْ نَوَاجِطِهَا النُّجْلِ وَالَّا سَلُوْهَا مَنْ اَحَلَّ لَهَا قَتْلِی

اس کی کشادہ آنکھوں سے میرے لیے پناہ لو ورنہ اس سے پوچھو مجھے قتل کرنا کس نے حلال کیا ہے۔

فَلَوْ عَلِمَتْ مَا نِ الْاَتِیْ مِنَ الْاَسٰی لَمَا حَلَّلَتْ هَجْرِیْ كَمَا حَرَّمَتْ وَصْلِی

اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دوچار ہوں تو وہ میرے لیے فراق کو حلال نہ کرتی جس طرح وصال کو میرے لیے حرام کیا۔

فَرِیْدَةُ حُسْنٍ لَا یُرٰی قَطُّ مِثْلُهَا كَمَا لَا یُرٰی بَیْنَ الْوَرٰی عَاشِقٌ مِثْلِی

وہ حسن میں یکتا ہے اس کا مثل جہاں میں نہ دیکھا گیا۔ جس طرح میری مثل جہان میں کوئی عاشق نظر نہیں آئے گا۔

اَرٰی جَوْرَهَا عَدْلًا اِذَا حَكَمَتْ بِهٖ فَنَاهِیْكَ مِنْ جَوْرٍ وَّنَاهِیْكَ مِنْ عَدْلٍ

میں اس کے ظلم کو عدل جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا یہ عدل لاحق ہے۔

مُبَرْقَعَتًا تَجَلّٰی عَلٰی ذٰلِكَ الْحِمٰی رُبِیَ الَّتِیْ زَیَّنَكَ ضَلَّ فِیْ حُبِّهَا عَقْلِی

وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے جو اس چراگاہ میں ہے یہ سراپا نور ہے جس کی محبت میں میری عقل بھٹک گئی۔

مَتٰی یَنْظُرُ الْمُشْتَاقُ حُسْنَ جَبِیْنِهَا وَیَجْمَعُ قَبْلَ الْمَوْتِ رَبِّیْ بِهَا شَمْلِی

مشتاق جمال اس کی حسین پیشانی کو کب دیکھے گا اور موت سے پہلے میری پریشانی کو جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کریگا۔

وَاَسْعٰی اِلٰی ذَاكَ الضَّرِیْحِ مُسَلِّمًا عَلٰی مَنْ سَمَا قَدْرًا عَلٰی سَائِرِ الرُّسُلِ

اور میں کب اس تربیت کی جانب سلام کرتے ہوئے دوڑتا ہوا جاؤں گا۔
جو کہ تمام رسولوں پر صاحب قدر و منزلت ہے۔

اَقُوْلُ لَہٗ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَاللِّوَا　　وَمَنْ فَضْلُہٗ قَدْ عَمَّ فِی الصَّعْبِ وَالسَّھْلِ

میں عرض کروں گا اے صاحب کوثر اے صاحب لواء اسے وہ شخص جس کا فضل و کرم
ہر سخت و نرم پر عام ہے۔

دَعَوْتَ بِاَشْجَارِ الْفَلَاتِ فَاَقْبَلَتْ　　وَحَنَّ اِلَی اللُّقْیَاکَ جِذْعٌ مِنَ النَّخْلِ

آپ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے اور استن حنانہ نے آپ کے
فراق میں گریہ وزاری کی۔

یُصَبِّرُنِیْ مِنْکَ الْعَذُوْلُ وَاِنَّنِیْ　　مِنَ الْوَجْدِ لَا اُصْغِیْ لِلَوْمٍ وَلَا عَذْلٍ

ملامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ میں جدائی میں ملامت اور
سرزنش کی پرواہ نہیں کرتا۔

کَاَنَّ عَذُوْلِیْ فِیْکَ یَا شَافِعَ الْوَرٰی　　اَبُوْ لَھَبٍ فِی الْعَقْلِ وَھُوَ اَبُوْ جَھْلٍ

اے شفیع الوریٰ، آپ کے بارے میں ملامت کرنے والے یہ لوگ عقل میں
ابولہب اور وہ ابوجہل ہیں۔

اَقُوْلُ لِنَفْسِیْ الَّتِیْ تَبْغِیْ بِعِزِّھَا　　وَکَیْفَ تُرِیْدُ النَّفْسُ عِزًّا بِلَا ذُلٍّ

میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ کرتا ہے نفس بغیر ذلت کے
عزت کیونکر حاصل کر سکتا ہے۔

تُرِیْدِیْنَ اِدْرَاکَ الْمَعَالِیْ رَخِیْصَۃً　　وَلَا بُدَّ دُوْنَ الشَّھْدِ مِنْ اِبَرِ النَّحْلِ

کیا تم مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ شہد سے پہلے مکھیوں
کے ڈنک سے دوچار ہونا ضروری ہے۔

قَطَعْتُ زَمَانِیْ یَا مُنَدَّحِیْ مُحَمَّدًا　　وَسِیْرَتُہٗ بَیْنَ الْوَرٰی اَبَدًا شُغْلِیْ

میں نے ساری عمر حضور اکرم کی مدح میں گزار دی ہے اور آپ کی سیرت کا بیان

ہمیشہ میرا یہ شغل رہا ہے۔

وَمَنْ اَنَا حَتّٰی اَنْ اَکُوْنَ مَادِحًا لَہٗ ‏ ‏ ‏ ‏ وَمَدَحَ الٰہُ الْعَرْشِ جَلَّ عَنِ الْمِثْلِ

میں کیا ہوں کہ آپ کی نعت گوئی کا دعوی کروں جبکہ عرش والا خدا آپ کی بے مثل تعریف کرتا ہے۔

عَلَیْکُمْ صَلٰوۃُ اللّٰہِ مَا لَاحَ بَارِقٌ ‏ ‏ ‏ ‏ سُحَیْرًا عَلٰی وَادِی الْمُحَصَّبِ الْاَثْلِ

آپ پر اللہ کی رحمت ہو جبتک بجلی چمکے صبح کے وقت وادی محصب اور جھاؤ کے درختوں پر۔

وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَھْبَطَنِیَ اللّٰہُ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ وَحَمَلَنِیْ فِی السَّفِیْنَۃِ مَعَ نُوْحٍ وَقَذَفَنِیْ فِی النَّارِ فِیْ صُلْبِ اِبْرَاھِیْمَ وَلَمْ اَزَلْ اَنْتَقِلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰی صُلْبٍ حَتّٰی وَضَعْتُ اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَیِّ بْنِ کِلَابِ بْنِ غَالِبِ بْنِ لُعَیِّ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ نَضْرِ بْنِ کِنَانَۃَ بْنِ خُزَیْمَۃَ بْنِ مُدْرِکَۃَ بْنِ الْیَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ اِلٰی ھُنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھے صلب آدم میں زمین میں اتارا اور مجھے حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب ابراہیم میں آگ میں ڈالا اسی طرح اپنے والد حضرت عبد اللہ تک ایک صلب سے دوسرے صلب کی طرف ہمیشہ منتقل ہوتا رہا۔ تو اب کر دیا۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محمد عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن

اُخْتَلَفُوْا فِیْ تَسْمِیَۃِ بَقِیَّۃِ اَجْدَادِہٖ —

نزار بن معد بن عدنان ہیں۔ یہاں تک سب کا اتفاق ہے۔ اس کے اوپر سلسلہ اجداد کے اسماء میں علماء کا اختلاف ہے۔

قِیْلَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِخْرَاجَ تِلْکَ الْوَدِیْعَۃِ مِنْ خَزَائِنِ الْاَصْلَابِ الزَّکِیَّۃِ الرَّفِیْعَۃِ لَظَهَرَتْ الْاِنْتِقَالِ نُوْرِہٖ الْاٰیَاتُ وَتَبَاشَرَتْ بِہٖ جَمِیْعُ الْمَخْلُوْقَاتِ وَنُوْدِیَ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ یَا عَرْشُ تَبَرْقَعْ بِالْاَنْوَارِ یَا کُرْسِیُّ تَدَرَّعْ بِالْاِفْتِخَارِ یَا سِدْرَۃَ الْمُنْتَهٰی تَبَلَّجِیْ یَا حُوْرَ الْقُصُوْرِ اَشْرِقِیْ یَا مَلٰئِکَۃُ تَمَنْطَقِیْ وَبِالْعَرْشِ تَحَفِّیْ یَا رِضْوَانُ اِفْتَحْ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَیَا مَالِکُ اَغْلِقْ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ فَاِنَّ النُّوْرَ الْمَکْنُوْنَ وَالسِّرَّ الْمَخْزُوْنَ الَّذِیْ هُوَ فِیْ خَزَائِنِ قُدْرَتِیْ مِنَ الْاَزَلِ قَدِ انْتَقَلَ فِیْ هٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِلٰی بَطْنِ اٰمِنَۃَ وَتَنَزَّلَ وَلَتُهَاجِرَتْ

مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس ودیعت (امانت) کو پاکیزہ اور بلند ترین اصلاب سے عالم ظہور میں لائے تو اس نور باز کے ظہور پر عجیب و غریب نشانیاں ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات کو خوشخبری دی گئی اور تمام آسمانوں اور زمین کے کناروں میں منادی کرائی گئی فرمایا گیا اے عرش انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی افتخار کا پیراہن اوڑھ، اے سدرۃ المنتہیٰ روشن ہو جا، اے محلات جنت کی حورو! آراستہ ہو جاؤ، اے فرشتو خدمت کی کمر کس لو اور عرش کے گرد حلقہ باندھ لو اے رضوان! جنت کے دروازے کھول دو، اے مالک! دوزخ کے دروازہ بند کر دو، کیونکہ وہ نور پنہاں اور مخفی راز جو میری قدرت کے خزانوں

اَعْلَامُ الْاَقْدَارِ فِیْ لَوْحِ الْاِقْتِدَارِ بِاسْتِقْرَارِ النُّطْفَةِ الزَّكِيَّةِ وَالدُّرَّةِ الْمُصْطَفِيَّةِ فِیْ قَرَارِ بَطْنِ اٰمِنَةَ الْقُرَشِيَّةِ نُوْدِیَ فِی السَّكُوْنِ عَطِّرُوْا صَفَاتِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَبَخِّرُوْا صَوَامِعَ جَوَامِعِ الْقُدْسِ الْاَسْنٰی وَافْرِشُوْا سَجَّادَاتِ الْعِبَادِ فِیْ صُفُوْفِ الصُّفَا لِضِيَافَةِ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ فَفِیْ هٰذَا الشَّهْرِ يَجْلُوْ جَمَالُ هٰذَا الْحَبِيْبِ صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰيَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَبِرَبْنَتِ مَعَانِیْ صَاحِبِ السَّبْعِ الْمَثَانِیْ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ الدَّانِیْ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) —

میں ازل سے محفوظ رہا ہے، اب وہ زرِ مبارک آج کی رات بطنِ آمنہ میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر جب لوحِ اقتدار میں اقدار کی قلمیں اس نطفۂ زکیہ اور گوہر مصطفیٰ کے استقرار پر جاری ہوئیں تو بطنِ آمنہ قرشیہ میں نورِ مبارک نے استقرار فرمایا۔ پھر عالمِ کائنات میں ندا کی گئی کہ ملاءِ اعلیٰ کو عود و عنبر کی خوشبوؤں سے معطر کرو اور قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی عبادت گاہوں کو عطر بیز کرو، اور ملائکہ مقربین کی ضیافت کے لیے عبادت گزار فرشتوں کی جانمازوں کو بچھاؤ، اس لیے کہ اس ماہِ مبارک میں معجزاتِ قاہرہ اور روشن نشانیوں والے حبیب کا جلوہ ظاہر ہوگا۔

اور ربیع الاول کی بارہویں تاریخ شبِ دوشنبہ میں صاحبِ معانی سبع مثانی یعنی سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا۔

قَالَ اَهْلُ الْاَخْبَارِ فَلَمَّا بَلَغَ قَرَارُ بَطْنِهَا اِلٰی مُدَّةِ عِدَّةِ شُهُوْرِ الْحَبَالٰی فَفِیْ اَوَّلِ شَهْرٍ مِّنْ

ارباب سیر و اخبار بیان کرتے ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکمِ اطہر، حاملہ عورتوں کے

شُهُوْرِ آمِنَةَ آتَاهَا فِي الْمَنَامِ
آدَمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا
بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِأَجَلِّ الْعَالَمِ وَفِي
الشَّهْرِ الثَّانِيْ آتَاهَا فِي الْمَنَامِ
إِدْرِيْسُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْقَدْرِ النَّفِيْسِ وَفِي الشَّهْرِ
الثَّالِثِ آتَاهَا فِي الْمَنَامِ نُوْحٌ
(عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا
حَمَلَتْ بِصَاحِبِ النَّصْرِ وَالْفُتُوْحِ
وَفِي الشَّهْرِ الرَّابِعِ آتَاهَا فِي
الْمَنَامِ إِبْرَاهِيْمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْوَقَارِ الْعِزِّ وَالتَّكْرِيْمِ وَفِي
الشَّهْرِ الْخَامِسِ آتَاهَا فِي الْمَنَامِ
إِسْمٰعِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ
أَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْإِسْلَامِ وَالْمَهَابَةِ وَالتَّبْجِيْلِ
وَفِي الشَّهْرِ السَّادِسِ آتَاهَا
فِي الْمَنَامِ مُوْسَى الْكَلِيْمُ (عَلَيْهِ
السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا
حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْقَلْبِ السَّلِيْمِ

مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ
گیا تو ان ایامِ حمل کے پہلے مہینے میں
سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے
اور حضرت آمنہ کو خوشخبری سنائی
کہ تم جہاں میں سب سے افضل
ذات کے حمل سے ہو۔ اور دوسرے
مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس
علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم
صاحبِ قدر و منزلت کی ذاتِ گرامی
سے حاملہ ہو۔ اور تیسرے مہینہ
حضرت نوح علیہ السلام نے مژدہ
سنایا کہ تم نصر و فتح والی ذاتِ گرامی سے
حمل میں ہو۔ چوتھے مہینہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لا
کر خبر دی کہ تم صاحبِ عزت و وقار
اور عظمت و کرامت والی ذات سے
حاملہ ہو، پانچویں مہینہ حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام نے آکر بشارت سنائی
کہ تم ہیبت و سطوت والے صاحبِ
اسلام سے حاملہ ہوئی ہو۔ چھٹے
مہینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
خوشخبری دی کہ تم فضیلت و عظمت

وَالفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَفِی الشَّهْرِ السَّابِعِ اَتَاهَا فِی الْمَنَامِ دَاؤدُ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَفِی الشَّهْرِ الثَّامِنِ اَتَاهَا فِی الْمَنَامِ سُلَیْمَانُ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِنَبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَفِی الشَّهْرِ التَّاسِعِ اَتَاهَا فِی الْمَنَامِ عِیْسَی الْمَسِیْحُ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْوَجْهِ الْمَلِیْحِ وَاللِّسَانِ الْفَصِیْحِ وَالدِّیْنِ الصَّحِیْحِ ـ

والے، صاحب خلق سلیم سے حاملہ ہو، اور ساتویں مہینہ حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر مژدہ دیا کہ تم کھلے اور دراز لوار والے، مالک حوض مورود، صاحب مقام محمود کی ذات گرامی کے حمل سے ہو، آٹھویں مہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم نبی آخر الزماں کی ذات ستودہ صفات سے حاملہ ہو، اور نویں مہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آکر مژدہ سنایا کہ تم صاحب وجہ ملیح، زبان فصیح اور دین صحیح کی ذات سے حاملہ ہو۔

قصیدہ

یَا مَنْ لَّهُ الْمَدْحُ حَوٰی عِزًّا وَّاِقْبَالًا ... بِوَصْفِهٖ یَبْلُغُ الْعُشَّاقُ اٰمَالًا

اے وہ ذات جو عزت و اقبال کو حاوی ہے جنکی نعت گوئی سے عشاق امیدوں کو پہنچتے ہیں۔

یَا مُدَّعِی الْحُبِّ فِیْهِ وَهُوَ ذُوْ وَلَهٍ ... وَفِیْ هَوَاهُ جَفَا اَهْلًا وَّاَطْلَالًا

اے محبت کے دعویدار ایسی ذات تو محبت کے لائق ہے دنیا میں محبت میں مبتلا ہو کر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے۔

اِنْ کُنْتَ تَعْشَقُهٗ مُتْ فِیْ مَحَبَّتِهٖ ... فَمَنْ لَّهُ الْقَلْبُ مُشْتَاقٌ اِلَّا لَا

اگر تجھے حضور سے عشق ہے تو تو آپکی محبت میں فنا ہو جا کیونکہ عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں

اَلشَّوْقُ تَعْشَقُہٗ وَجْدًا اَیْ تَقْصِدُہٗ　　شَوْقًا وَتَطْلُبُ مِنْ رُؤْیَاہُ اِجْلَالًا

حالانکہ اونٹنیاں ان سے عشق کرتی ہیں اور دوڑتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں۔ اور ان کے دیدار سے عزت و بزرگی طلب کرتی ہیں۔

مُشْتَاقَۃٌ عَشِقَتْ مَنْ لَا شَبِیْہَ لَہٗ　　وَیَقْطَعُ الشَّوْقُ مِنْ عَافِیْہَا اَوْصَالًا

اونٹنیاں مشتاق ہیں اور اس سے عشق کرتی ہیں جس کا کوئی نظیر نہیں اور اس شوق میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہے

اِیَّاکَ وَالْعَدْلَ مَنْ فِی الْکَوْنِ یُشْبِہُہٗ　　قَدْ فَاقَ فِی الْحُسْنِ اَشْکَالًا وَاَمْثَالًا

خبردار! اور انصاف کر! جہاں میں کون ان کا مشابہ ہے۔ بلاشبہ وہ ہر حسین شکل و صورت پر فائق ہیں۔

اِنْ جِئْتَ بَانَ النَّقَا اَوْ جِئْتَ مَرْبَعَہٗ　　فَحُطَّ یَا حَادِیَ الْعِیْسِ اَحْمَالًا

اگر تو مرد یا محبوب کی منزل تک پہنچے تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھیر جا۔

ضَاعَ الزَّمَانُ وَلَمْ اَنْظُرْ مَنَازِلَہٗ　　وَمَا رَاَیْتُ بِذَاکَ الشِّعْبِ اَطْلَالًا

تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھیر جا وقت ضائع ہوگیا اور میں نے ان پہاڑی راستوں کی زیارت تک نہ کی۔

ذُنُوْبِیْ تُقَیِّدُنِیْ وَالْقَیْدُ یُقْعِدُنِیْ　　وَقَدْ حَمَلْتُ مِنَ الْاَوْزَارِ اَثْقَالًا

میرے گناہ مجھے مقید کرتے ہیں اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے گناہوں کے انبار لاد رکھے ہیں۔

لٰکِنَّنِیْ فِیْ غَدٍ اَرْجُوْہُ یَشْفَعُ لِیْ　　فَحُسْنُ ظَنِّیْ بِخَیْرِ الْخَلْقِ مَازَالَا

لیکن میں کل روز قیامت اپنی شفاعت کا ان سے امیدوار ہوں میرا یہ حسن ظن، خیر الخلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔

فَقَدْ لَجَئْنَا اِلٰی بَابِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ　　یَلْجَأْ اِلَیْہِ یَرٰی رَحْبًا وَّاِقْبَالًا

اب ہم سخی کے دروازہ پر لرزدہ دل آگئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ فراخی اور اقبال مندی پاتا ہے۔

هُوَ النَّبِیُّ الَّذِیْ ضَلُوَ الْوُجُوْدُ بِهٖ ‏ وَاَفْرَحَ الْقَلْبَ فِیْ ذِکْرَاهُ اِجْمَالاً

یہ ایسے نبی ہیں جن سے سارا جہان روشن ہے اور ان کے اجمالی ذکر سے ہی دل خوش ہوتا ہے۔

بِحَقِّهٖ یَااِلٰهِیْ جُدْلَنَا کَرَمًا ‏ عَفْوًا وَّ صَفْحًا وَاِکْرَامًا وَّ اِجْلَالًا

ان کے طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما معافی، درگزر اور عزت و بزرگی نصیب فرما۔

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُ الْعَرْشِ ثُمَّ عَلٰی ‏ اَهْلِیْهِ وَالصَّحْبِ اٰبَادًا وَّ اٰزَالًا

اے خدائے عرش، ان پر رحمت فرما پھر آپ کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

رِقِیْلَ لَمَّا کَمُلَتْ مُدَّةُ الشُّهُوْرِ وَقَرُبَتْ لَیَالِی الْوِلَادَةِ فَفِیْ اَوَّلِ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ الرَّبِیْعِ الْاَوَّلِ حَصَلَ لِاٰمِنَةَ السُّرُوْرُ وَالْهَنَا وَفِی اللَّیْلَةِ الثَّانِیَةِ بُشِّرَتْ بِنَیْلِ الْاٰمَالِ وَالْمُنٰی وَفِی اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ سَمِعَتْ تَسْبِیْحَ الْمَلٰئِکَةِ مُعْلِنًا وَفِی اللَّیْلَةِ الرَّابِعَةِ بَدَا سَعْدُهَا وَالْغِنَا وَفِی اللَّیْلَةِ الْخَامِسَةِ دَامَ الْفَرَحُ وَالسُّرُوْرُ وَمَا نَزَرَ وَمَا دَنٰی وَفِی اللَّیْلَةِ السَّادِسَةِ زَالَ عَنْهَا التَّعَبُ وَالنَّصَبُ وَالْعَنَا

مروی ہے کہ جب نو مہینے پورے ہوگئے ولادت کی راتیں قریب آئیں تو ماہ ربیع الاول کی پہلی رات کو سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو خاص قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور دوسری رات میں آرزو و تمنا کے پورے ہونے کی بشارت دی گئی۔ تیسری رات میں صاف طور پر فرشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سنا اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعادت و خوش بختی ظاہر ہوئی، پانچویں رات میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور اس وقت نہ کمزوری رہی اور نہ

وَفِی اللَّیْلَۃِ السَّابِعَۃِ رَأَتْ
فِی مَنَامِہَا الْخَلِیْلَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ)
قَالَ لَہَا اَبْشِرِیْ بِالنَّبِیِّ الْجَلِیْلِ
صَاحِبِ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی وَالْاٰیَاتِ
وَالْکُنٰی وَفِی اللَّیْلَۃِ الثَّامِنَۃِ
طَافَتِ الْمَلٰئِکَۃُ حَوْلَہَا لَمَّا قَرُبَ
وَضْعُہَا وَنَادٰی فِی اللَّیْلَۃِ
التَّاسِعَۃِ اَشْرَقَ النُّوْرُ وَ
الضِّیَاءُ وَعَمَّ بِذٰلِکَ الْفَضَاءُ
وَفِی اللَّیْلَۃِ الْعَاشِرَۃِ تَرَنَّمَتِ
الْاَطْیَارُ فَرَحًا لِمَوْلِدِ النَّبِیِّ
الْمُخْتَارِ بِاللُّحُوْنِ وَالْغِنَاءِ وَفِی
اللَّیْلَۃِ الْحَادِیْ عَشَرَ ضَجَّتِ
الْمَلٰئِکَۃُ لِخَالِقِہَا بِالْحَمْدِ
وَالثَّنَاءِ وَفِی اللَّیْلَۃِ الثَّانِیَۃِ
عَشَرَ سَمِعَتْ قَائِلًا یَقُوْلُ
ھَنِیْئًا لَّکِ یَا اٰمِنَۃُ الْبُشْرٰی
بِہٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِیْ تَلِدِیْنَہٗ
فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ فَاِذَا وَضَعْتِ
شَمْسَ الْفَلَاحِ وَالْھُدٰی فَسَمِّیْہِ
مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

سستی۔ اور چھٹی رات میں ان سے
تھکان، مشقت اور تکلیف جاتی رہی
ساتویں رات میں سیدنا خلیل علیہ
السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں
نے اچھے ناموں اور نشانیوں اور
کنیت والے صاحب جلالت نبی
کی بشارت دی اور آٹھویں رات
میں فرشتوں نے ان کے گرد طواف
کیا۔ پھر جب وضع حمل کا زمانہ بہت
قریب آگیا تو نویں رات نور و ضیاء
کا ظہور ہوا اور ہر طرف پھیل گیا اور
دسویں رات میں نبی مختار کی ولادت
کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں
سے پرندوں نے چہچہانا شروع
کر دیا۔ گیارہویں رات میں فرشتوں
نے اپنے خالق کائنات کی حمد و ثنا
کا غلغلہ شروع کر دیا۔ بارہویں رات
میں سیدتنا آمنہ نے سنا کہ کوئی کہنے
والا کہہ رہا ہے اے آمنہ تمہیں مبارک
ہو اور اس فرزند مولود کی خوشخبری
ہو جسے تم آج کی رات تولد کرو گی۔
جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا (صلی اللہ علیہ وسلم)

قِیْلَ فَسَطَعَ نُوْرُ النَّبِیِّ وَنَادٰی لِسَانُ الْحَالِ یَا جَبَلَ اَبِیْ قُبَیْسٍ هٰذَا صَاحِبُ الْمَسَرَّةِ وَالْکَیْسِ یَا جَبَلَ حِرٰی هٰذَا مَوْلِدُ خَیْرِ الْوَرٰی یَا جَبَلَ عَرَفَاتٍ، هٰذَا الْمُنْجِیْ مِنَ الْمُهْلِکَاتِ - یَا مَسْجِدَ الْخَیْفِ - قَدْ وَافَاکَ اَکْرَمُ ضَیْفٍ - یَا اَهْلَ مِنًا - قَدْ حَصَلَ لَکُمُ السُّرُوْرُ وَالْهَنَا یَا مَرْوَةَ وَالصَّفَا - هٰذَا النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی - یَا قُبَّةَ زَمْزَمِ - هٰذَا النَّبِیُّ الْاَعْظَمُ اِفْتَخِرِیْ یَا سَمٰوٰاتُ بِصَاحِبِ الْاٰیَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ - اِفْتَخِرِیْ یَا اَرَضِیْنَ بِسَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ -

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے طلوع فرمایا تو زبان حال سے کسی نے پکارا! اے کوہ ابوقبیس، یہ ذات، صاحب مسرت و فراست ہے۔ اے کوہ حریٰ! یہ ولادت خیر الوریٰ کی ہے اے کوہ عرفات، یہ ولادت ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی ہے - اے مسجد خیف! آج تیرے پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ رونما ہوا، اے منیٰ کے رہنے والو! بلاشبہ آج تمہیں خوشی و برکت حاصل ہوئی - اے کوہِ صفا و مروہ! یہ نبی مصطفیٰ ہیں - اے قبۂ زمزم یہ عظیم الشان نبی ہیں اے آسمانو! صاحب آیات و معجزات پر فخر کرو۔ اے زمینو! اولین و آخرین کے سردار کی ولادت پر فخر کرو -

قِیْلَ فَلَمَّا کَانَتْ لَیْلَةُ الْوِلَادَةِ وَقَرُبَ طُلُوْعُ صُبْحِ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ لِمَنْ کَانَ لَهُ الْعِزُّ وَالنَّصْرُ وَالشَّرَفُ وَالسِّیَادَةُ نُصِبَ عَلَمُهٗ

مروی ہے پھر جب ولادت مبارکہ کی رات آئی اور اس ذات ستودہ صفات جو صاحب عزت و نصرت اور صاحب شرف و سیادت ہے کی ولادت کے لیے خیر و سعادت

بِالْمَغْرِبِ وَ عَلَمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْكَعْبَةِ
وَحَلَّ بِاِبْلِيْسَ اللَّعِيْنِ حَلَّ
وَ وَيْلٌ كُلُّ كُرُبَةٍ وَ خَرَّتِ
الْاَصْنَامُ عَلٰی رُؤُسِهَا وَ
اُلْقِيَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِخِزْيِهَا
وَ يُوْسِهَا وَ خَمَدَتْ نَارُ
فَارِسٍ وَلَهَا اَلْفُ عَامٍ لَمْ
تَخْمُدْ وَ انْشَقَّ اِيْوَانُ كِسْرٰی
مِنْ هَيْبَةِ مَوْلِدِ اَحْمَدَ وَ
غَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ وَ فَاضَ
وَادِیْ سَمَاوَةَ وَ دَنَتْ مِنْ
بَيْتِ اٰمِنَةَ النُّجُوْمُ وَ اَطْلَعَ عَلٰی
وَضْعِهَا الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ فَلَمَّا اشْتَدَّ
بِاٰمِنَةَ الطَّلْقُ وَ لَمْ يَعْلَمْ بِهَا
اَحَدٌ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ
ثُمَّ قَالَتْ اٰمِنَةُ فَمَا اَتْمَمْتُ
الْكَلَامَ حَتّٰی امْتَلَأَ عَلَیَّ الْبَيْتُ
بِنِسْوَةٍ طِوَالٍ الْاَحْسَانُ سُوْدِ الشَّعْرِ
حُمْرَ الْخُدُوْدِ وَ يَعْدُ يَلِيْنِیْ وَ
يَقُلْنَ لِیْ يَا اٰمِنَةُ لَا بَأْسَ
عَلَيْكِ نَحْنُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ
اَرْسَلَنَا اللّٰهُ اِلَيْكِ لِنَتَبَرَّكَ

کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک
علم مشرق میں اور ایک علم مغرب میں
اور ایک علم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا
اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف
شدت اتری اور کعبہ میں بت گر
پڑے اور شیاطین کو ان کی اپنی
رسوائی و ذلت میں ڈال دیا گیا
اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار
سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی
تھی اس رات بجھ گئی۔ اور احمد
مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت
کی ہیبت میں کسریٰ کے محل میں
زلزلہ آیا اور دریائے ساوی خشک
ہو گیا اور وادی سماوہ میں پانی جوش
مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ کے گھر
کے نزدیک ستارے قریب آ گئے
اور حی و قیوم (اللہ تعالیٰ) نے انہیں
وضع حمل پر مطلع فرمایا پھر جب
سیدہ آمنہ کو درد زہ معلوم ہوا اور
ان کے سوا کوئی دوسرا شخص اس
سے واقف نہ ہوا تو انہوں نے اپنے
ہاتھوں کو اس ذات کی جانب جو ہر

بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِيْ تَلِدِيْنَهُ
فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ (صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ آمِنَةُ
ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ طَائِرٌ عَظِيْمٌ
وَصَارَ شَابًّا أَغْيَدَ وَفِيْ يَدِهِ
قَدَحٌ مَمْلُوٌّ شَرَابًا أَبْيَضَ
مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ
وَأَطْيَبَ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ
الْأَذْفَرِ فَنَاوَلَنِيْ إِيَّاهُ وَقَالَ
لِيْ اِشْرَبِيْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ
لِيْ اِرْتَوِيْ فَارْتَوَيْتُ
ثُمَّ قَالَ لِيْ اُنْدُوِيْ فَانْدَوَيْتُ
ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ
وَمَسَحَ بِهَا عَلٰى بَطْنِيْ وَقَالَ
اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اِظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اِظْهَرْ
يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اِظْهَرْ يَا
نَبِيَّ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِظْهَرْ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اِظْهَرْ
يَا نُوْرُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ
اِظْهَرْ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
فَظَهَرَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

باطن و مخفی حالت کا راز دار ہے
مناجات کے لیے پھیلائے اور
کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف
میں سے کوئی اس وقت نہ عورت
نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی
میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر
حسین وجمیل، طویل القامت،
سیاہ بالوں اور سرخ گالوں والی
عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں
لینے لگیں اور کہنے لگیں اے آمنہ
تم کوئی فکر و غم نہ کرو ہم جنتی حوریں
ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مولود
مبارک سے برکت لینے کے لیے
جسے تم اس رات تولد کرو گی،
تمہاری طرف بھیجا ہے (صلی اللہ
علیہ وسلم) سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ
پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ
نمودار ہوا ایک نرم و نازک جوانی
کی صورت اختیار کر لی اور اس کے
ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید
شہد سے زیادہ شیریں اور مشک
سے زیادہ خوشبودار شربت ہے

کالبدرِ المنیرِ، الصلوٰۃ والسلام ــــ سے بھرا ہوا پیالا تھا۔ اس نے مجھے
علیک یا رسول اللہ ثمّ ــــ وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو، میں
یقرء ھٰذہ الابیات ۔ ــــ نے اسے پی لیا

پھر اس نے مجھے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو، میں نے اور پیا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کے کہا! اے سید المرسلین ظہور فرمائیے، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جیئے، اے رحمۃ للعلمین قدم رنجہ فرمائیے، اے نبی اللہ رونق افروز ہو جیئے، اے رسول اللہ تشریف لائیے، اے خیر الخلق جہان کو منور فرمائیے اے نورٌ من نور اللہ جلوہ افروز ہو جیئے، بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے، پھر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کی مانند چمکتے جہاں میں رونق افروز ہوئے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پھر انس کے بعد یہ اشعار پڑھے ۔

وُلِدَ الحبیبُ وَ مِثلُہٗ لَا یُولَدُ ــــ وَخُدُّہٗ یتوقّدُ
حبیب خدا پیدا ہوئے اور ان کی مثل کبھی پیدا نہ ہو گا گلگوں رخسار والے حبیب خدا پیدا ہو

وُلِدَ الحبیبُ مُکحّلًا مُطیّبًا ــــ وَ النّورُ مِن وَجَنَاتِہٖ یَتَوقّدُ
سرمہ لگائے خوشبوؤں میں معطر حبیب خدا پیدا ہوئے آپ کے رخساروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں ۔

وُلِدَ الّذِی لَولاہُ مَا ذُکِرَ التُّقیٰ ــــ کَلّا وَلَا ذُکِرَ الحِمٰی وَالمَعْھَدُ
اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی تقیٰ، حمیٰ اور معہد (جو کہ مجازاً محبوب کو کہا جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے۔

ھٰذَا الّذِی لَولَاہُ مَا تَمّ القُبَا ــــ کَلّا وَلَا کَانَ المُحَصّبُ یُقْصَدُ
آپ ہی کی وہ ذات ہے اگر آپ نہ ہوتے تو مقام قبا کا ظہور نہ ہوتا او

نہ "وادی محصب" کی طرف کوئی قصد کرتا۔

هٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْہِ غَزَالَۃٌ وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ

آپ کی وہ ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے آپ کے پاس آکر کہا آپ سچے محمد ہیں۔

هٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَۃً هٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَسَیِّدٌ

آپ تمام رسولوں کے حقیقۃ امام ہیں آپ ہی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے اور سردار ہیں۔

اِنْ کَانَ یُوْسُفُ فَاقَ جَمَالُہٗ وَاللّٰہِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْہُ اَزْیَدُ

اگر حضرت یوسف سامنے ہوں تو آپ کا جمال ان پر فائق رہے خدا کی قسم اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔

لَوْ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ اُعْطِیَ رُشْدَہٗ بِاللّٰہِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْہُ اَرْشَدُ

اگر حضرت ابراہیم کو رشد و ہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ مولود ارشد ہیں ان سے زیادہ ہے۔

اَوْ کَانَ قَدْ اُعْطِیَ الْمَسِیْحُ عِبَادَۃً فَمُحَمَّدٌ مِنْہُ اَجَلُّ وَاَعْبَدُ

اگر حضرت عیسیٰ کو صفت عبادت سے نوازا گیا تو یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گزار ہیں۔

هٰذَا الَّذِیْ خُلِعَتْ عَلَیْہِ مَلَابِسٌ وَنَفَائِسٌ فَنَظِیْرُہٗ لَا یُوْجَدُ

آپ کی وہ ذات ہے جسے پوشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دیگئی تو آپ کی نظیر محال ہے۔

جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مِنَصَّۃِ حُسْنِہٖ هٰذَا مَدِیْحُ الْکَوْنِ هٰذَا اَحْمَدُ

جبریل نے اپنے حسن گاہ سے ندا کی یہ کائنات کے ممدوح اور ان کا نام احمد ہے۔

یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّهُوْا فِیْ حُبِّہٖ هٰذَا هُوَ الْحَسَنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ

اے عاشقو! انکی محبت میں وارفتہ و بیخود ہو جاؤ۔ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں یکتا اور بے مثل ہیں۔

سِیْرُوْا بِنَجْدٍ وَّاسْمَعُوْا الْحَادِیْ بِکُمْ ۔۔۔ یَحْدُوْ وَیَعْلِنُ بِالْحُزُوْنِ وَیُنْشِدُ

نجد میں جاکر دیکھو اور اپنے حدی خوان کو سنو مختلف لحنوں میں حدی پڑھتے اور بآواز بلند گاتے ہیں۔

وَیَقُوْلُ یَاعُشَّاقَ هٰذَا الْمُصْطَفٰی ۔۔۔ وَیَقُوْلُ یَامُشْتَاقَ هٰذَا الْاَمْجَدُ

اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبی کے عاشقو! اور کہتے ہیں کہ اے بلند رتبہ نبی کے مشتاقو۔

یَانَازِلِیْنَ الْمُنْحَنٰی فِیْ شُرْعِکُمْ ۔۔۔ اِنَّ الْمُتَیَّمَ بِالْفِرَاقِ یُهَدَّدُ

اے منحنی کے اترنے والو! تمہارے راستہ میں بندہ عشق کو بلاشبہ ڈرایا جاتا ہے

یَامَوْلِدَ الْمُخْتَارِ کَمْ لَکَ مِنْ ثَنَا ۔۔۔ وَمَدَائِحٍ تَعْلُوْ وَذِکْرٍ تُوْجَدُ

اے مولد مختار! آپ کی کتنی ہی توصیف، برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں۔

لَمْ یَاتِ فِیْ اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُهٗ ۔۔۔ فِیْمَا مَضٰی هٰذَا حَدِیْثٌ مُسْنَدٌ

زمانہ سابقہ میں اولاد آدم میں آپ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتمد حدیث ہے۔

قَالَتْ مَلَائِکَةُ السَّمَاءِ بِاَسْرِهِمْ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُهٗ لَا یُوْلَدُ

آسمان کے تمام فرشتوں نے ملکر کہا حبیب خدا پیدا ہوئے (جنکا مثل نہ پیدا ہوگا)

صَلُّوْا عَلَیْهِ بُکْرَةً وَّعَشِیَّةً ۔۔۔ اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَزِیْدُوْا

صبح و شام (ہمہ وقت) آپ پر درود پڑھو ہزار بار صلوٰۃ و سلام کیسا تھ بلکہ اس سے زیادہ پڑھو

(اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا عَلٰی یَدَیْهِ شَاخِصًا اِلَی السَّمَاءِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ

بِعَيْنِهٖ وَقِيْلَ لَمَّا وُلِدَ خَرَّ عَلٰى سَجَّادَةِ الْقُرْبِ وَنُوْرُهٗ قَدْ وَصَلَ اِلَى الْحُجُبِ وَخَرَقَهَا وَلَمْ تَجِدْ اُمُّهٗ اٰمِنَةُ اَلَمَ الطَّلْقِ وَلَا مَا اَرْهَقَهَا وَاِنَّ رُؤَسَاءَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَمَّا وَضَعَتْهُ اُمُّهٗ رَفَعَتْهُ اِلَى السَّبْعِ الطِّبَاقِ وَنُوْرُهٗ قَدْ مَلَاَ الْاٰفَاقَ وَقَدْ تَوَّجَهَا خَالِقُهَا بِتَاجِ الْكَرَامَةِ وَمِنْطَقُهَا جَاءَتْ بِهٖ مَخْتُوْنًا مُكَحَّلًا شَمْسُ سَعْدِهٖ قَدْ اَبْدَاَتْ تَاَلُّقَهَا ثُمَّ نَظَرَتْ اِلَيْهِ اٰمِنَةُ فَدُهِشَتْ فِيْ جَمَالِهٖ وَابْتَهَجَتْ فِيْ رَوْنَقِ كَمَالِهٖ وَهُوَ فِيْ حُلَلِ الْبَهَآءِ وَالْوَقَارِ مَلْفُوْفٌ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ حَوْلِهٖ صُفُوْفٌ صُفُوْفٌ وَسَمِعَتْ قَائِلًا يَقُوْلُ طُوْفُوْا بِهٖ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَعَلَى الْبِحَارِ كُلِّهَا وَعَلَى الْوُحُوْشِ فِيْ فَلَوَاتِهَا وَعَلَى الْجِنِّ فِيْ خَلَوَاتِهَا وَاعْرِضُوْهُ عَلٰى كُلِّ رُوْحَانِيٍّ لِيَعْرِفُوْهُ بِاسْمِهٖ وَخِلْقَتِهٖ وَطُوْفُوْا بِهٖ عَلٰى مَنِ الدِّيْنِ الْاَنْبِيَآءِ لِيَعُمَّهُمْ اٰثَارُ بَرَكَتِهٖ،

اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے، اپنی چشم مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تھے۔ مروی ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی قرب الٰہی کے مصلّے پر سجدہ کیا اور آپ کا نور حجاب عظمت تک پہنچکر اسے پھاڑ دیا اور سیدہ آمنہ نے دردِ زہ کی شدت، اصلا محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو خطرناک ہو، جب سیدہ آمنہ نے آپ کو تولد کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے آپ کو ساتوں آسمانوں پر لے گئے اور آپ کے نور سے جہان کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تاج کرامت عطا فرما کر کمربستہ سعادت فرمایا۔ آپ ختنہ شدہ اور سرمہ لگائے ہوئے دنیا میں تشریف لائے اور آپ کے آفتاب سعادت نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں۔ پھر جب سیدہ آمنہ نے آپ پر نظر ڈالی تو وہ آپ کے حسن و جمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں اور از حد مسرور ہوئیں۔ بلاشبہ آپ شوکت و وقار کی خلعتوں میں لپٹے ہوئے تھے اور فرشتے آپ کے گرداگرد صف بستہ کھڑے تھے۔ سیدہ آمنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپ کو روئے زمین کے مشارق و مغارب، ہر بر و بحر، چرند پرند اور جنات کی خلوتوں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر آپ کو پیش کرو تاکہ وہ آپ کی

پیدائش اور اسم گرامی کو پہچان سکیں اور تمام نبیوں کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تاکہ وہ بھی آپ کی برکت سے فیضیاب ہوں۔

قَالَتْ اٰمِنَةُ وَ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ خُذُوْهُ عَنْ اَعْيُنِ النَّاسِ وَ اَعْطُوْهُ صَفْوَةَ اٰدَمَ وَ مَعْرِفَةَ شِيْثٍ وَّ رِقَّةَ نُوْحٍ وَ خُلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْتِسْلَامَ اِسْمٰعِيْلَ وَ صَبْرَ اَيُّوْبَ وَ شُكْرَ يَعْقُوْبَ وَ جَمَالَ يُوْسُفَ وَ صَوْتَ دَاوٗدَ وَ اَمْرَ سُلَيْمَانَ وَ حِكْمَةَ لُقْمَانَ وَ قُوَّةَ مُوْسٰى وَ زُهْدَ يَحْيٰى وَ بِشَارَةَ عِيْسٰى وَ اغْمِسُوْهُ فِیْ اَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ اَرْسَلَتْ اِلٰى جَدِّهٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَآءَ اِلَيْهَا وَ سَاَلَهَا عَنْ حَالِهَا وَ مَا لَدَيْهَا فَاَخْبَرَتْهُ بِاَسْرَةِ الْاَخْبَارِ وَ مَا شَاهَدَتْهُ مِنْ مُعْجِزَاتِ صَاحِبِ الْاَنْوَارِ فَاَخَذَهٗ جَدُّهٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَ دَخَلَ مَعَهٗ بِالْكَعْبَةِ وَ قَامَ عِنْدَهَا يَدْعُو اللّٰهَ وَ يَشْكُرُهٗ عَلٰى مَا اَعْطَاهُ وَ يُرْوٰى اَنَّهٗ قَالَ يَوْمَئِذٍ شِعْرًا فِی النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ)۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ اور آپ کو سیدنا آدم کی صفوت، سیدنا شیث کی رفعت، سیدنا نوح کی رقت، سیدنا ابراہیم کی خلت، سیدنا اسمٰعیل کی انقیاد و اطاعت، سیدنا ایوب کا صبر و استقامت سیدنا یعقوب کا شکر، سیدنا یوسف کا حسن و جمال، سیدنا داؤد کی آواز، سیدنا سلیمان کی حکومت، سیدنا لقمان کی حکمت، سیدنا موسیٰ کی قوت، سیدنا یحییٰ کا زہد، سیدنا عیسیٰ (صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کی بشارت عطا کرو اور انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں آپ کو ڈھانپ دو۔ پھر آپ کے دادا سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت کیا تو سیدہ آمنہ نے تمام احوال اور فرزند کے جو معجزات مشاہدے کیے تھے سب بیان کیے۔ پھر سیدنا عبد المطلب آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے اور وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ پر شکر کا اظہار کیا۔ مروی ہے کہ سیدنا

عبدالمطلب نے اسی وقت فی البدیہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ اشعار پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ ۔ ھٰذَا الْغُلَامَ الطَّیِّبَ الْاَرْدَانِ

ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب وطاہر عطا فرمایا

قَدْ سَادَ فِی الْمَھْدِ عَلَی الْغِلْمَانِ ۔ اُعِیْذُہٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْکَانِ

شاہ گہوارہ میں ہی یہ تمام فرزندوں کا سردار ہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں

حَتّٰی اَرَاہُ نَاطِقَ اللِّسَانِ ۔ اُعِیْذُہٗ مِنْ شَرِّ ذِیْ شَنَانِ

جب تک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں

مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعَیْنَانِ ۔ اَنْتَ الَّذِیْ سُمِّیْتَ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر حاسد اور بے چین آنکھوں والے سے تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن میں رکھا گیا

اَحْمَدُ مَکْتُوْبًا عَلَی الْجِنَانِ ۔ جنت کے ہر در و دیوار پر ان کا نام احمد لکھا ہوا ہے

اَیْضًا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ وَ مَا ذَرَأَ وَ مَا بَرَأَ نَفْسًا اَکْرَمَ مِنْ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَ مَا اَقْسَمَ سُبْحَانَہٗ بِحَیَاۃِ اَحَدٍ غَیْرِہٖ فَقَالَ لَعَمْرُكَ وَ حَیَاتِكَ یَا مُحَمَّدُ وَلَا خِلَافَ بَیْنَ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ اَنَّہٗ وُلِدَ بِمَکَّۃَ فِیْ اَیَّامِ کِسْرٰی نَوْشِیْرَوَانَ الْعَادِلِ الْمَعْرُوْفِ وَ اِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِیْ زَمَانِ وِلَادَتِہٖ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَقْوَالٍ اَحَدُھَا اَنَّہٗ وُلِدَ لِاثْنَیْ عَشَرَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ قَالَہُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ الثَّانِیْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکرم نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بہتر کوئی جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کی بجز آپ کے قسم نہ کھائی چنانچہ فرمایا قسم ہے اے محمد آپ کی بقا اور آپ کی حیات کی۔ اور اسمیں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مشہور فارس کے بادشاہ "نوشیرواں عادل" کے زمانہ میں پیدا ہوئے البتہ آپ کے زمانہ ولادت کے بارے میں

لِتَمَامٍ خَلَوْنَ مِنْهُ قَالَهُ عِكْرِمَةُ وَالثَّالِثُ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْهُ قَالَهُ عَطَاءٌ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَاَيْضاً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَعَرَجَ بِالْمِعْرَاجِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَهَاجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ طَابَتِ الْقُلُوْبُ غُفِرَتِ الذُّنُوْبُ سُتِرَتِ الْعُيُوْبُ كُشِفَتِ الْكُرُوْبُ بِلِقَاءِ الْمَحْبُوْبِ، طَابَتِ الْاَرْوَاحُ عَاشَتِ الْاَشْبَاحُ زَالَتِ الْاَتْرَاحُ تَوَالَتِ الْاَفْرَاحُ اَشْرَقَتِ الْبِطَاحُ بِاَنْوَارِ سَيِّدِ الْمِلَاحِ،

تین مختلف قول ہیں۔ ایک یہ کہ آپ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے یہ کہ آپ ربیع الاول کی تیسری رات میں تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی دوشنبہ کو ہے اور معراج بھی دوشنبہ کو اور ہجرت بھی دوشنبہ کو اور دنیا سے رحلت بھی دوشنبہ کو ہے دل مسرور ہوئے گناہ بخشے گئے، عیوب چھپائے گئے، سختیاں اٹھائی گئیں یہ سب صدقہ ہے دیدار حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا اور سید الملاح صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے روحیں خوش ہوئیں، قلوب نے زندگی پائی، غم وفکر جاتے رہے، فرحت وسرور اور سنگلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں صلوات اللہ علیہ

ایام رضاعت کا بیان

رضاع رسول الله صلی الله علیه وسلم
قیل ولما عرضت المراضع على النبي
التامي والشريف التهامي اعرضت
عنه النساء الا من اختارها الله لرضاعه
ورفقها فتشرب واء السعادة ثم
لحليمة السعدية ففازت بالقصد
والامنية لانها مازت قصبات
الرهان واخذت سبقها جعل
الحلم في حليمة والله رزقها
قیل ولما حملته على اتانها و
تهددت الرحيل الى اوطانها و
الجمال قد طوتها كانت اذا
مرت به على واد يابس اخضرت
ببركته وتسمع الاحجار تنطق
بسلامها عليه والاشجار تحرنبا
غصانها اليه والحسد ثم قد
ابدت غيظها وحسدها ولما
وصلت به المنازل وقد حمل
الشرف للنازل رات الارض قد
لبست جديدها وخلعت خلقها

مروی ہے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے لایا گیا تو ان عورتوں نے (یتیم جان کر) اعراض کیا مگر اس عورت نے دودھ پلانے کے لیے قبول کر لیا جسے اللہ تعالےٰ نے اس کی توفیق بخشی چنانچہ یہ نیکبختی کا جھنڈا، حضرت سعدیہ حلیمہؓ کے نصیب میں آیا اور وہ اپنے مقاصد و تمنا کی تکمیل میں کامیاب ہوگئیں۔ اس لیے کہ انہوں نے اس سعادت کے حصول میں سبقت کی اور اسی بنا پر حلم سے حلیمہ ان کا نام ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا حلم دیا کہ مروی ہے جب انہوں نے حضور کو گود میں لے کر اپنی سواری (گوش دراز) پر سوار ہو کر وطن کیطرف کوچ کرنے کا قصد کیا اور قافلہ چلنے لگا تو جب بھی جس خشک وادی پر یہ قافلہ پہنچتا تو حضور کی برکت سے وہ سرسبز و شاداب ہو جاتا اور وہ حضور کو سلام کرنے کی آواز پتھروں سے سنتیں اور

وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ بُشْرَاكِ يَا حَلِيْمَةُ بِمَوْلُوْدٍ سَادَ جَمِيْعَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ ذِكْرُهَا
وَلَمْ تَزَلْ فِيْ بَرَكَاتِهٖ ، قَالَتْ حَلِيْمَةُ وَلَقَدْ اَخَذْتُهٗ وَمَا فِيْ ثَدْيِيْ دَرٌّ يُبِلُّ وَ
لَقَدْ كُنَّ النِّسَاءُ يَسِرْنَ اِلَيَّ وَاَوْلَادُهُنَّ حَتّٰى اَرْضَعْتُهُنَّ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَقَدْ
كُنَّ عِنْدِيْ شِيَاهٌ لَا نَجِدُ فِيْهِنَّ مَا نَشْرَبُهٗ وَلَا مَا نَعْمَلُهٗ اَوْ مَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ
وَضَعَتْ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ عَلَى الْاَغْنَامِ وَحَلَبْتُ مَا كَفَانَا لِاَرْبَعِيْنَ بَيْتًا فِيْ تِلْكَ
اللَّيْلَةِ وَكُنْتُ اِذَا اَرْضَعْتُهٗ فِي الْمَنْزِلِ اَسْتَغْنِيْ بِهٖ عَنِ الْمِصْبَاحِ وَلَقَدْ قَالَتْ
لِيْ اُمُّ خَوْلَةَ السَّعْدِيَّةُ اَتُوْقِدِيْنَ النَّارَ فِيْ مَنْزِلِكِ طُوْلَ اللَّيْلِ فَقُلْتُ لَا
وَاللّٰهِ لَا اُوْقِدُ نَارًا وَلٰكِنَّهٗ نُوْرُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ
وَكَانَ لِيْ مِنَ الْاَغْنَامِ سَبْعَةٌ فَبَقِيَتْ بِبَرَكَتِهٖ مِائَةٌ وَلَقَدْ حَصَلَ لِيْ مِنَ الْخَيْرِ
حَتّٰى كَانَ الصَّعَالِيْكُ يَعِيْشُوْنَ فِيْ كَنَفِيْ وَحَمَلَتْ اَغْنَامِيَ الْجَمِيْعُ فَقَالَتْ نِسَاءُ بَنِيْ
سَعْدٍ مَا شَانُ حَلِيْمَةَ فَقَدْ كَثُرَ خَيْرُهَا وَكَثُرَتْ اَغْنَامُهَا وَنَحْنُ لَمْ تَحْمِلْ لَنَا
شَاةٌ وَاحِدَةٌ قَالَتْ حَلِيْمَةُ فَسَاقَ الْقَوْمُ اَغْنَامَهُمْ عِنْدِيْ وَقَالُوْا اَعُوْدِيْ
عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ فَغَسَلْتُ رِجْلَيْهِ
فِي الْحَوْضِ وَسَقَيْتُ فَحَمَلَتِ الْغَنَمُ جَمِيْعًا وَكَثُرَ الْخَيْرُ عَلَى الْجِيْرَانِ بِبَرَكَةِ مُحَمَّدٍ
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَانَ اِذَا انْتَبَهَ فِي اللَّيْلِ يَطْلُبُ الرَّضَاعَ يَنْزِلُ الْقَمَرُ
وَشَاغَلَهٗ وَيَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ قَالَتْ وَكُنْتُ مَعَهٗ فِيْ
سُرُوْرٍ عَظِيْمٍ مَا غَسَلْتُ لَهٗ ثَوْبًا قَطُّ اِلَّا طَهَارَةً وَنَظَافَةً وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْاَلُ
اللّٰهَ تَعَالٰى بِهِ الْحَوَائِجَ فَتُقْضٰى قَالَتْ حَلِيْمَةُ ثُمَّ اِنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا مِنَ الْاَيَّامِ
مَعَ وَلَدِيْ ضَمْرَةَ لِرَعْيِ الْاَغْنَامِ قَالَتْ فَبَيْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ وَاِذَا بِوَلَدِيْ ضَمْرَةَ
يَقُوْلُ يَا اُمَّاهُ رَاتِ اَخِيْ مُحَمَّدًا اِنَّ الْحِجَازِيَّ اِذَا وَقَعَ بِقَدَمَيْهِ فِي الْوَادِي
الْيَابِسِ اخْضَرَّ مِنْ وَقْتِهٖ وَسَاعَتِهٖ وَاِذَا انَا مَرَّ فِي الشَّمْسِ يَاتِيْهِ غَمَامَةٌ
تُظِلُّهٗ وَيَاتِيْهِ الْوَحْشُ فَيُقَبِّلُ اَقْدَامَهٗ وَاِذَا اَمْشِيْ عَلَى الرَّمْلِ لَا

درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں اور حاسدین نے اس پر اپنے بغض وحسد کا اظہار کیا۔ پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچیں اور اپنے گھر داخل ہوئیں تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے یعنی زمین سرسبز وشاداب ہوگئی ہے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور کو لیا تھا اسوقت میری چھاتیوں میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا لیکن اسکے بعد دودھ کی اتنی فراوانی ہوگئی کہ دوسری عورتیں اپنے بچوں کو لیکر میرے پاس آتیں میں انکو بھی دودھ پلا دیتی تھی۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگران میں اتنا دودھ نہ تھا جسے ہم پی سکیں، یا مکھن اور پنیر وغیرہ بنا سکیں، لیکن خدا کی قسم میں نے جس دن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک ان کے تھنوں کو چھوا اُس رات سے ان میں اتنا دُودھ ہونے لگا کہ چالیس گھروں کے لیے کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور کو دُودھ پلاتی تھی تو گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی، چنانچہ ایک دن مجھے اُم خولہ سعدیہ نے کہا بھی کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا میں آگ تو روشن نہیں رکھتی لیکن یہ نور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس صرف سات بکریاں تھیں۔ جو آپ کی برکت سے بڑھ کر ستر تک ہوگئیں، اور مجھے اتنی خیروبرکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی گزارنے لگے جب میری تمام بکریاں گابھن ہوئیں تو میرے قبیلے کی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے کہ انکے یہاں خیروبرکت کی اتنی فراوانی ہے کہ ان کی تمام بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہماری ایک بکری بھی گابھن نہ ہوئی، حضرت حلیمہ فرماتی ہیں قبیلہ کے لوگ اپنی بکریوں کو میرے پاس لائے اور کہنے لگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمایئے۔ وہ فرماتی ہیں میں نے حضور کے قدمہائے مبارک کو پانی کے ایک حوض میں رکھا اور وہ پانی اُن کی بکریوں کو پلا دیا۔ چنانچہ سب کی سب وُہ بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہمسایوں میں بھی خیروبرکت حضور کے طفیل بڑھ گئی۔

آثر لہ یبین و اذا مشی علی الصخر یبقی من تحت قدمیہ کالعجین قالت حلیمۃ
یا ولدی قومی باخیک خیرا ان لا تعلم احدا بما ذکرتہ قالت حلیمۃ
ثم انہما خرجا علی عادتہما فبینما انا کذٰلک و اذا بولدی ضمرۃ یشتد
صارخا و یقول یا اماہ یا اماہ ادرکی اخی محمد القرشی فقد ا
فما اظنکما تلحقاہ الا میتا قالت حلیمۃ فاتیتا فاذا ھو قائم منتقع
اللون علی ذروۃ جبل سالما من الاھوال فضممتہ الی صدری و
قبلت بین عینیہ و قلت لہ یا حبیبی ما الذی اصابک قال خیر یا
اماہ بینما نحن وقوف اذ اقبل علینا ثلاثۃ نفر کان وجوھھم
القمر و فی ید احدھم ابریق من الجوھر ملآن من الثلج
المذاب بماء الکوثر و فی ید الآخر مندیل من السندس الاخضر
فاحتملونی و صعدوا بی ھذا الجبل فاضجعونی علی الارض لطیفا
و شقوا بطنی شقا خفیفا ثم اخرجوا قلبی و شقوہ فلم اجد
لذالک الما ثم اخرجوا منہ علقۃ سوداء فرموا بہا وقالوا
ھذہ حظ الشیطان منک فما بقی للشیطان علیک سبیل ثم غسلوا
قلبی و حشوہ طیبا و قال لہ ویقیمہ املاہ کما امرت بالحلم والعلم
والرضوان ثم ردوہ الی مکانہ فالتام شقی و صدری کما کان
فقمت صحیحا سالما بقدرۃ اللہ تعالی فقالت حلیمۃ الحمد للہ الذی
خیالک و عافاک ثم اخذت محمدا و قبلتہ و ضممتہ الی صدری
و جئت بہ الی جدہ عبد المطلب و سلمتہ الیہ و خرجت من
کفالتہ و کفالتہ (صلی اللہ علیہ وسلم) والحمد للہ رب العالمین

وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور جب دودھ کی خواہش میں رات میں بیدار ہوتے
تو چاند اتر کر آپ کو بہلاتا اور عرض کرتا "سبحان اللہ والحمد للہ" اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اتنا اور اضافہ میں کہتے "ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر"

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" وہ فرماتی ہیں میں حضورِ اکرم کی معیت میں بڑی خوش وخرم رہتی تھی۔ فرماتی ہیں میں نے کبھی آپ کے پیشاب کو تو ہو یا مگر صرف نظافت و پاکیزگی کے خیال سے اور آپ کے توسل سے میں جو حاجت خدا سے مانگتی وہ ضرور پوری ہو جاتی تھی۔ بیان کرتی ہیں کہ جب بھی آپ میرے لڑکے ضمرہ کیساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لیجاتے تو واپسی پر میرے لڑکے مجھسے کہتے اے ماں! میرے بھائی محمد حجازی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کسی خشک وادی میں قدم رکھتے تو وہ وادی اسی وقت سرسبز ہو جاتی اور جب آپ دھوپ میں آرام فرماتے تو ایک بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا اور جنگلی جانور آکر آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے اور جب آپ ریت پر چلتے۔ تو آپ کا نشانِ قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپ پتھر پر چلتے تو پتھر (موم کی مانند بنکر) آپ کے نشانِ قدم کو لے لیتا۔ جسطرح خمیری آٹے میں نشان پڑتا ہے حلیمہ نے جواب دیا کہ اے بیٹے! یہ تیرے بھائی صاحب خیر و برکت ہیں۔ جو کچھ تو نے دیکھا اور بیان کیا ہے اس کی کسی کو خبر نہ کرنا پھر آپ روزانہ اسیطرح میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ جانے لگے۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر میں ہی رہی، تو اچانک میرا لڑکا چیختا چلاتا آیا اور کہنے لگا اے اماں اور اے ابا میرے حجازی بھائی کی مدد کو پہنچیے وہ مبتلائے مصیبت ہو گئے ہیں اور میں خیال نہیں کرتا کہ تم لوگ ان سے زندہ ملو بھی یا نہیں کیونکہ غالباً وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم فوراً دوڑتے بھاگتے پہنچے دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح محفوظ پہاڑ کے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔ میں نے آپ کو اپنے سینہ سے چمٹا لیا اور آپ کی آنکھوں کا بوسہ لیا پھر میں نے پوچھا اے میرے حبیب آپ کو کیا مصیبت پہنچی تھی فرمایا اے ماں، خیر ہے۔ ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین شخص نمودار ہوئے جن

کے چہرے چاند کی مانند منور تھے ان میں سے ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا آفتابہ جو آبِ کوثر سے پگھلائے ہوئے برف کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز حریر کا رومال تھا۔ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور آہستگی زمین پر لٹا کر میرے سینہ کو خفیف چاک کیا جسکی مجھے ذرہ بھر درد تکلیف محسوس نہ ہوئی ۔ پھر سینہ سے سیاہ گوشت کا لوتھڑا نکال کر پھینک دیا اور کہنے لگے یہ شیطان کا اندرونی حصہ ہے اب تم پر شیطان کا کوئی تسلط باقی نہیں رہا۔ پھر میرے دل کو اسی پانی سے غسل دیا اور ایک نے رومال سے خشک کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا اور اس کے ہمراہی نے کہا کہ حکم الٰہی کے مطابق اسمیں حلم، علم اور رضائے الٰہی سے بھر دو، پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا۔ اب میں قدرتِ الٰہی سے صحیح سالم کھڑا ہوں اس پر حلیمہ سعدیہ نے کہا اس اللہ کی حمد، جس نے آپ کو زندہ رکھا اور صحت عطا فرمائی ۔ پھر میں نے ان کو پکڑا بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور انہیں ان کے دادا سیدنا عبدالمطلب کے حضور لے کر آگئی اور ان کے سپرد کر دیا۔ اور میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی والحمد للہ رب العلمین۔

وَ قَدْ بَسَطَ الْكَلَامُ فِي تَرْغِيْبِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَا زَالَ اَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَ الْمِصْرَ وَ الْيَمَنِ وَ الشَّامِ وَ سَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ يَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ يَفْرَحُوْنَ بِقُدُوْمِ هِلَالِ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَ يَغْتَسِلُوْنَ وَ يَلْبَسُوْنَ بِالثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ وَ يَتَزَيَّنُوْنَ

میلادِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ مصر و یمن و شام تمام بلادِ عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلادِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ماہِ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی

بأنواع الزينة ويتطيبون ويكتحلون ويأتون بالسرور في هذه الأيام ويبذلون على الناس بما كان عندهم من المضروب والأجناس ويهتمون اهتماما بليغا على السماع والقراءة لمولد النبي (صلى الله عليه وسلم) وينالون بذلك أجرا جزيلا وفوزا عظيما ومما جرب عن ذلك أنه وجد في ذلك العام كثرة الخير والبركة مع السلامة والعافية وسعة الرزق وازدياد المال والأولاد والأحفاد ودوام الأمن والأمان في البلاد والأمصار والسكون والقرار في البيوت والدار ببركة مولد النبي صلى الله عليه وسلم

خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب و زینت اور آراستگی کرتے، عطر و گلاب چھڑکتے سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد و جنس وغیرہ ہیں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر بہت زیادہ تزک و اہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں۔ محفل میلاد مبارک کے تجربات میں سے تجربہ شدہ یہ بات ہے کہ جس سال یہ محفل پاک منعقد کیجاتی ہے اس سال میں خوب خیر و برکت سلامتی و عافیت، کشادگی رزق، مال و دولت، اولاد اور پوتوں نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آبادی و شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

وقد حكي أنه كان رجل ببغداد وكان يصنع في كل سنة مولد النبي (صلى الله عليه وسلم) وفي جيرانه يهودية منكرة متعصبة فقالت متعجبة لزوجها ما بال جارنا المسلم

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کرتا تھا۔ اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی بد اور متعصب بھی رہتی تھی اس

يَبْذُلُ مَالًا جَزِيلًا وَيُنْفِقُ أَمْوَالًا كَثِيرَةً وَيَتَصَدَّقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَ
الْمَسَاكِينِ وَيُطْعِمُ بِأَنْوَاعِ الطَّعَامِ فِي مِثْلِ هٰذَا الشَّهْرِ فَمَا حَالُهُ؟ فَقَالَ لَهَا
زَوْجُهَا الْحَالُ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ نَبِيًّا وُلِدَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَيَصْنَعُ مَوْلُودَ اٰلِهِ وَ
يَكُونُ بِذٰلِكَ عِنْدَهُ فَرْحَةٌ وَسُرُورٌ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَ
نْكَرَتِ الْيَهُودِيَّةُ فِي ذٰلِكَ وَأَقْبَلَ عَلَيْهَا اللَّيْلُ فَنَامَتِ الْيَهُودِيَّةُ
فَإِذَا بِرَجُلٍ كَثِيرِ الْأَنْوَارِ وَحَوْلَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَرَأَتْ وَتَعَجَّبَتْ
وَسَأَلَتْ مِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ هٰذَا الَّذِي أَرَاهَا أَعَزَّ وَأَكْرَمَ فِيكُمْ فَقَالُوا
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ هَلْ إِنْ أَكَلِّمْتُهُ
يُكَلِّمُنِي هُوَ قَالُوا نَعَمْ فَقَصَدَتْ إِلَيْهِ وَتَقَدَّمَتْ وَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ
وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهَا لَبَّيْكِ يَا أَمَةَ اللّٰهِ فَبَكَتِ الْيَهُودِيَّةُ وَقَالَتْ
كَيْفَ تُجِيبُنِي وَكَيْفَ تَقُولُ لِي لَبَّيْكِ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ دِينِكَ فَقَالَ
لَهَا مَا أَجَبْتُ إِلَّا عَلِمْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ هَدَاكِ ثُمَّ قَالَتْ مُدَّ يَدَيْكَ فَإِنِّي
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَانْتَبَهَتْ مِنَ النَّوْمِ
وَاسْتَيْقَظَتْ وَهِيَ فَرْحَةٌ مَسْرُورَةٌ مِنْ هٰذَا الْمَنَامِ الَّتِي حَيْثُ رَأَتْ
فِيهَا سَيِّدَ الْأَنَامِ مَعَهَا هَدَتِ اللّٰهُ فِي رُؤْيَاهَا إِنْ أَصْبَحْتُ فَأَتَصَدَّقُ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمِيعِ مَا أَمْلِكُ مِنْ مَالِي وَأَصْنَعُ
مَوْلِدَ اٰلِهِ فَلَمَّا أَصْبَحَتْ وَأَرَادَتْ أَنْ تُؤَدِّيَ بِمَا عَاهَدَتْ فَرَأَتْ
زَوْجَهَا كَانَ فَرِحًا مُبَشِّرًا وَعَازِمًا عَلَى بَذْلِ مَالِهِ فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا مَا لِي
أَرَاكَ فِي هِمَّةٍ صَالِحَةٍ الْاٰنَ هٰذَا فَقَالَ لَهَا زَوْجُهَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي
أَسْلَمَتْ عَلَى يَدَيْهِ الْبَارِحَةَ فَقَالَتْ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَنْ أَطْلَعَكَ عَلَى هٰذَا
السِّرِّ الْمَكْنُونِ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَسْلَمْتُ بَعْدَكِ عَلَى يَدَيْهِ فَقَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي جَمَعَنِي وَإِيَّاكَ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ وَأَنْقَذَنِي وَإِيَّاكَ مِنَ الشِّرْكِ
اِلٰهَنَا لِتَجْعَلَنِي وَإِيَّاكَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو
وہ ہمیشہ اس مہینہ میں بہت بڑی دولت اور اپنا مال و زر فقیروں اور مسکینوں
پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے۔ تو اس عورت
سے اس کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی اس
مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور
خیال کرتا ہے کہ اس سے اس کے نبی اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے
ہیں۔ لیکن یہودی عورت نے اس کا انکار کیا۔ جب یہودی عورت پر رات آئی
اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف
لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے اس نے
یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں۔ جنہیں میں
تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت و بزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا،
یہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ تو اس نے کہا کیا مجھے یہ بات کریں
گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو؟ صحابہ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور کیطرف
بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آکر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ! حضور نے
فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہودیہ عورت رونے
لگی اور کہنے لگی آپ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں
حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور نے فرمایا میں نے تجھے
جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے
پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دستِ مبارک دراز فرمائیے اب میں گواہی
دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ محمد اللہ کے رسول ہیں
پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنے اس خواب سے ازحد مسرور و خوش تھی کہ اس نے
سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کی
اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر اپنا تمام مال وزر صدقہ کردوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کرونگی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اسوقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال وزر قربان کرنے پر آمادہ ہے اسوقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لیے ہے اس نے اپنی بی بی کہا یہ تصدق اس ذات کے لیے ہے جس کے دستِ مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو۔ اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا۔ اس نے کہا اس ذاتِ کریم نے جس کے دستِ اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا۔ اس عورت نے کہا اللہ ہی سزاوار حمد ہے جس نے مجھے اور تمہیں دین اسلام پر جمع فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات دیکر دونوں کو امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گردانا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

دعا ہائے خاتمہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِرَآءَۃَ مَوْلِدِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ فَاقْبِضْ عَلَیْنَا بِبَرَکَتِہٖ خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَ التَّکْرِیْمِ وَ اَسْکِنَّا بِحُرْمَتِہٖ فِیْ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَ اَسْقِنَا مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْعَطْشِ الْاَکْبَرِ وَ الْھَوْلِ الْعَظِیْمِ وَ مَتِّعْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ بِالنَّظْرِ اِلٰی لِقَآءِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَ رَسُوْلِکَ

اے بار الٰہ! ہم نے تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد مبارک کو پڑھا ہے تو ہم پر اس کی برکت سے قبولیت و اکرام کی خلعت سے سرفراز فرما اور اپنے حبیب کے طفیل جنات نعیم میں ہمارا مسکن بنا اور ہمیں اس دن جبکہ بہت بڑی پیاس ہوگی اور شدید خوف لاحق ہوگا اپنے نبی کے حوض سے سیراب فرما اور ہمیں آخرت میں اپنے

المجتبٰی و امینک المقتدٰی و بآلہ
و اھل بیتہ اھل الصدق و الصفا
و الحیا و اصحابہ اھل الفضل و
الجود و الوفا کن اللھم لنا معینا
و حامیا و مسعفا و بوئنا من
الجنۃ نعیما و حورا و غرفا و ارزقنا
ببرکتہ قبولا و عزا و شرفا
اللھم انا نتوسل الیک بنبیک
الحبیب المختار و الہ الابرار و
اصحابہ الاخیار ان تکفر عنا
الذنوب و الاثقال و الاوزار و
احرسنا من جمیع المخاوف و المھالک
و الاخطار و تقبل منا ما قدمناہ
من یسیر اعمالنا فی السر و الاجھار
و ارحمنا برحمتک یا عفو یا کریم
یا غفار و اغفر اللھم لنا و لوا
لدینا و لمشائخنا و لمعلمینا و لمن
کان سببا لھذا الجمع العظیم و
لعبادک الحاضرین و الغائبین و
لجمیع المؤمنین و المؤمنات الاحیاء
منھم و الاموات انک مجیب الدعوات و
قاضی الحاجات یا من یتقبل
التوبۃ عن عبادہ و یعفو عن

وجہِ کریم کے دیدار سے بہرہ ور فرما۔
اے اللہ! تیرے نبی مصطفٰی اور رسول
مجتبٰی اور امین مقتدی اور ان کی آل پاک
اہل بیت اطہار، اہل صدق و صفا و
حیا اور انکے وہ تمام اصحاب جو صاحب
فضل و جود و وفا ہیں کے صدقہ میں ہم
تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ تو
ہمارا مددگار و حامی اور حاجت روا ہے
اور ہمیں باغ جنت نصیب فرما کر وہاں
کے حور و قصور رحمت فرما۔ اور
حضور کی برکت سے قبول و عزت اور
شرف عطا فرما۔ اے اللہ! ہم تیرے
صاحبِ اختیار نبی اور ان کی نیکوکار
اولاد اور ان کے پسندیدہ اصحاب
کو وسیلہ بنا کر تیرے حضور پیش کرتے
ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں
کو معاف فرما اور ہماری معاصی و خطاؤں
کے بوجھ کو بخش دے اور ہمیں ہر خوف و
خطر اور ہلاکت کی جگہ سے محفوظ رکھ۔
اور جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے خواہ
ہمارے اعمال ظاہرہ و باطنہ کتنے ہی
حقیر و قلیل کیوں نہ ہوں قبول فرما! اور
اپنی رحمت و غفران سے ہم پر رحم فرما

اَلسَّیِّئَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۵

اے معاف کرنے والے اے کرم فرمانے والے اے بخشنے والے معاف فرما! اے اللہ ہمیں اور ہمارے والدین و مشائخ و اساتذہ اور ہر وہ شخص جو اس اجتماع عظیم الشان میں شریک و سبب ہو اور تیرے ہر حاضر و غائب بندے اور تمام مومن مرد و عورت اور تمام مسلمان مرد و عورت خواہ وہ زندہ ہوں یا مر گئے ہوں سب کو بخش دے۔ بیشک تو ہی دعاؤں کو قبول فرمانے والا قاضی الحاجات ہے۔ اے وہ ذات جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے (مترجم اور اس کے والدین اساتذہ اور مشائخ پر) کرم فرما۔ سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

بمنہ و کرمہ تعالیٰ جل شانہ اس میلاد مبارک کا ترجمہ آج مورخہ ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۶۵ء کو مکمل ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اسے قبول فرما کر توشۂ آخرت بنا۔ آمین

فقیر غلام معین الدین نعیمی غفر لہ

میلاد شریف

مترجم

غلام معین الدین

۷۸۶

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

بر ذکر ولادت باسعادت سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بیان المیلاد النبوی

للمحدث ابن الجوزی

یعنی از تصنیف

علامہ ابوالفرج جمال الدین ابن جوزی محدث :- المتولد سنہ ۵۱۰ المتوفی سنہ ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکاخیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم موچی گیٹ لال کھوہ لاہور

قیمت آٹھ آنے

مطبوعہ نعیمی پرنٹنگ پریس